علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

احسان حسین



قاری گلزار حسین چشتی

نور الایمان پبلیکیشنز
دربار مارکیٹ۔ لاہور 0321-4716086

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علمِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مولف

قاری گلزار حسین چشتی نظامی

نور الایمان پبلیکیشنز

دربار مارکیٹ۔لاہور 0321-4716086

نام کتاب علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلف قاری گلزار حسین چشتی

کمپوزر مولانا قاری محمد بلال قادری عطاری
0322 8399124
0345 6233124

اشاعت 2015ء

ناشر

ملنے کا پتہ

☆ جامع مسجد بلال گول بازار کاموکی گوجرانوالہ

☆ مکتبہ الحبیب داللبیب بالمقابل جامع مسجد عمر چشمہ فیض محمدی عمر روڈ (موبائل مارکیٹ) کاموکی گوجرانوالہ

فہرست

انتساب

اللہ جل جلالہ واعظم شانہ واتم برھانہ کے فضل وتوفیق سے جو علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث جمع کیں ہیں احقر اس سعی جمیلہ کو حضور تاجدار کائنات فخر موجودات خاتم المرسلین رحمۃ للعلمین جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے صاحبزادے۔شہزادہ محبوب خدا صاحبزادہ عالی مرتبت جناب حضرت سیدنا قاسم رضی اللہ عنہ سے منسوب کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بہت ہی زیادہ بلند وبالا فرمائے اور ان کے صدقے تمام مسلمانوں کی اولادوں کو لمبی عمر دنیا اور آخرت کی بھلائیاں عطا فرمائے:۔ آمین ثم آمین

گلزار حسین چشتی

۱۱ جمادی اولیٰ ۱۴۳۶ھ بروز منگل

بمطابق ۳۔۳۔۲۰۱۵

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیت نمبر(1)۔مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ۝

اللہ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو جب جدا نہ کر دے گندے کو ستھرے سے اور اللہ کی شان یہ نہیں اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ اور پرہیز گاری کرو تو تمہارے لیے بڑا ثواب ہے۔

(کنز الایمان سورۃ آل عمران آیت 179)

شانِ نزول

حضور سید عالم نورِ مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میری امت دعوت مجھ پر مٹی کی صورتوں میں پیش کی گئی ہے جس طرح آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ان کی اولاد پیش کی گئی، ان میں سے جو مجھ پر ایمان لانے والے تھے، سب کو میں نے پہچان لیا۔ یہ بات منافقین تک

پہنچی تو استہزاء (مذاق) کرتے ہوئے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گمان ہے کہ جو ابھی پیدا نہیں ہوئے انہیں بھی جانتے ہیں کہ کون ان پر ایمان لائے گا اور کون انکار کرے گا، جبکہ ہم آپ کے ساتھ رہتے ہیں اور ہمیں نہیں پہچانتے یہ بات حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی پھر فرمایا اس قوم کا کیا حال ہے جس نے میرے علم کے بارے میں طعن کیا؟ تم مجھ سے اس وقت سے لیکر قیامت تک کے امور کے متعلق جو بھی سوال کرو گے میں تمہیں جواب دوں گا۔ حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باپ کون ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حذافہ پھر حضرت عمر فاروق کھڑے ہوئے عرض کی ہم اللہ تعالیٰ کے رب اسلام کے دین اور قرآن کے امام ہونے پر راضی ہیں آپ ہمیں معاف فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم باز نہیں آؤ گے؟ کیا تم باز نہیں آؤ گے؟ پھر آپ منبر سے نیچے اترے تو اللہ تعالیٰ نے اس آیہ کریمہ کو نازل فرمایا:

(تفسیر مظہری جلد ۲ صفحہ ۲۱۰ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور، خزائن العرفان زیر آیت ہذا)

حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے وقت کے متعلق جب ارشادات عالیہ فرمائے تو منافقین نے طعن کیا جس کے جواب میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ واضح بیان فرمادیا کہ میں علم غیب کے لیے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہوں چن لیتا ہوں۔ اور اسی آیہ کریمہ کے تحت

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ تم سب کو غیب کی تعلیم دے دے یہ نہ ہوگا۔ ہاں غیب کی تعلیم کیلئے اللہ جسے چاہتا ہے برگزیدہ کر لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے یعنی اس نے اپنے رسول محمد ﷺ کو علوم غیب عطا فرمائے ہیں۔

(تفسیر ابن عباس زیر آیت ہذا جلد اول صفحہ ۱۹۴ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

امام جلال الدین محلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اللہ کی شان نہیں کہ وہ تمہیں غیب پر مطلع فرمائے تم منافق کو پہچان لو اس کے غیر سے امتیاز کرنے سے پہلے لیکن اللہ تعالیٰ چن لیتا ہے رسولوں میں سے جسے چاہے پس وہ مطلع فرماتا ہے جیسے نبی کریم ﷺ کو غیب پر مطلع فرمایا یعنی منافقین کے حال پر۔

(تفسیر جلالین زیر آیت ہذا جلد اول صفحہ ۴۸۹ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

امام قرطبی فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ غیب پر مطلع کرنے کیلئے اپنے رسولوں کو چن لیتا ہے۔

(الجامع الاحکام جلد ۴ صفحہ ۲۸۰ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

امام ابن کثیر فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے غیب کیلئے چن لیتا ہے

(تفسیر ابن کثیر جلد اول صفحہ ۶۱۳ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

ان مذکورہ بالا تفاسیر میں مفسرین کرام نے حضور سید عالم ﷺ کو غیب جاننے والے (اللہ تعالیٰ کی عطا سے) لکھا ہے ان کے علاوہ اور بھی تفاسیر میں یہی بات موجود ہے لیکن اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

آیت نمبر (۲) وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا○

اور تمہیں سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔
(کنزالایمان سورۃ النساء آیت ۱۱۳)

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں:

اور تم کو وہ باتیں سکھائیں یعنی احکام شریعت اور علوم غیبیہ اور حدود وغیرہ جو اس سے پہلے خود بخود نہ جانتے تھے اور خدا کا تمہارے اوپر بڑا فضل ہے۔ (تفسیر ابن عباس جلد اول صفحہ ۲۵۰ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

حضرت امام جلال الدین محلی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی آیت کے متعلق فرماتے ہیں:

جو باتیں (احکام اور غیب کی) آپ کو معلوم نہیں تھیں وہ آپ کو سکھلا دیں اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا (اس معاملے میں اور دوسرے معاملات میں) بڑا ہی فضل ہے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے متعلق نقل فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے (آپ کو) دنیا وآخرت کے بیان کی تعلیم دے دی۔ حلال وحرام کو بیان فرمایا تاکہ اس کے ذریعے مخلوق پر حجت قائم کرے۔
(درمنثور جلد ۲ صفحہ ۵۹۵ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

امور دین واحکام شرع وعلوم غیبیہ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کائنات کے علوم عطا فرمائے اور کتاب وحکمت کے اسرار وحقائق پر مطلع کیا، یہ مسئلہ قرآنِ کریم کی بہت آیات اور احادیث کثیرہ سے ثابت ہے۔ (خزائن العرفان زیر آیت ہذا)

امام ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کریمہ کے متعلق فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب نازل کی ہے جس میں ہر چیز کا بیان ہے ہدایت اور نصیحت ہے اور آپ پر حکمت نازل کی ہے حکمت سے مراد یہ ہے کہ حلال، حرام،، امر، نہی، دیگر احکام، وعد، وعید اور ماضی اور مستقبل کی خبریں، اور چیزوں کا بیان کتاب میں اجمالاً ذکر کیا گیا ہے اور تمام چیزوں کی تفصیل ہم نے وحی خفی کے ذریعہ آپ پر نازل کی ہے اور یہی حکمت کو نازل کرنے کا معنی ہے اور جن تمام چیزوں کو آپ پہلے نہیں جانتے تھے ہم نے ان سب کا علم آپ کو عطا فرمادیا ہے اس کا معنی ہے تمام اولین وآخرین کی خبریں اور ما کان وما یکون پر آپ کو مطلع فرمادیا ہے۔

(جامع البیان جلد ۴ صفحہ ۳۷۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس آیت کے دو محمل ہیں،

ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور حکمت کو نازل کیا اور آپ کو کتاب وسنت کے اسرار پر مطلع فرمایا اور ان کے حقائق سے واقف کیا جب کہ اس سے پہلے آپ کو ان میں سے کسی چیز کا علم نہیں تھا، اسی طرح اللہ

تعالیٰ آپ کو مستقبل میں بھی علم عطا فرمائے گا اور منافقین میں سے کوئی بھی آپ کو بہکانے پر قادر نہیں ہوگا۔

اس کا دوسرا محمل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام اولین کی خبروں کا علم عطا فرمایا، اسی طرح اللہ تعالیٰ آپ کو منافقین کے مکر اور حیلوں کی خبر دے گا پھر فرمایا یہ آپ پر اللہ کا فضل عظیم (بڑا فضل ہے)

یہاں غور کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو جو علم عطا فرمایا: اس کے متعلق ارشاد فرمایا:

وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا

اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا۔ (سورۃ الاسراء آیت ۸۵)

اسی طرح تمام دنیا کے سامان کو قلیل فرمایا:

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ

تم فرمادو کہ دنیا کا برتنا تھوڑا ہے۔ (سورۃ النساء آیت ۷۷)

اور نبی کریم کو جو کچھ عطا کیا اس کے متعلق ارشاد فرمایا:

وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا

جس (ہستی) کے سامنے ساری دنیا کا علم اور خود ساری دنیا قلیل ہے اور جس کے (ایک وصف) علم کو وہ عظیم کہہ دے اس کی عظمتوں کا کون اندازہ کرسکتا ہے۔

(تبیان القرآن جلد ۲ صفحہ ۷۹۶ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

آیت نمبر (۳) وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى

وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ

اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کو۔ (سورۃ النحل آیت ۸۹)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہمارے لیے قرآن کریم میں ہر چیز اور تمام علوم بیان کر دیئے گئے ہیں۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہر حلال وحرام اور دنیا وآخرت، معاش اور معاد میں درپیش ضروریات کا بیان ہے۔

(تفسیر ابن کثیر زیر آیت ہذا جلد ۲ صفحہ ۱۰۱۲ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

نیز تفسیر نعیمی میں اس آیت کریمہ کے تحت مفتی اقتدار احمد خاں نعیمی فرماتے ہیں:

(اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی) اے نبی ﷺ ہم نے آپ پر ایسی عظیم ازلی ابدی دائمی کتاب نازل کی ہے جو پوری کائنات کی ہر ظاہر، پوشیدہ، زمینی، آسمانی، عرشی، فرشی، انسانی، حیوانی، ملکی، جناتی، اولی، آخری شریعت، طریقت، معرفت، حقیقت کی، دینی، دنیوی، حرام، حلال، علم، عقل، فہم، فراست اعمال، عقائد تمام چیزوں کا تبین واظہار لے کر آنے والی ہے اسی لیے اس کتاب کو پڑھنے کیلئے محمد مصطفیٰ ﷺ جیسا کریم، جسیم، فہیم، نسیم، لئیق، لطیف، رفیق، مطاع مجتبیٰ نبی پیدا کیا گیا اور پڑھانے کیلئے خود رحمٰن ورحیم نے کمالِ لطف سے کرم نوازی فرمائی۔ لہٰذا یہ کتاب تمام اقوام عالم کیلئے سچی راہ کیلئے ہدایت ہے دینی دنیوی ہر ایک کیلئے رحمت ہے اور دامنِ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم میں آ کر ابدی سلامتی پانے والوں کیلئے شاندار خوشخبری ہے۔
(تفسیر نعیمی جلد ۱۴ صفحہ ۴۵۵ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)

محترم قارئین۔ جس کتاب مقدس میں ایسے علوم کے خزانے موجود ہیں اس کتاب مقدس کے اللہ تعالیٰ کے بعد پوری کائنات میں سب سے زیادہ جاننے والے حضور سید عالم نورِ مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے تو جس ذاتِ اقدس کو اتنے علوم کے خزانے اللہ تعالیٰ عطا کر دے اس سے کون سی چیز مخفی رہی ہوگی؟؟ یقیناً یقیناً یقیناً مخلوق میں سب سے بڑے عالم، غیب کے عالم جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک ہے۔

آیت نمبر (۴) اَلرَّحْمٰنُ ○ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ○ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ○

رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا ماکان و ما یکون کا بیان انہیں سکھایا۔

(کنز الایمان سورۃ الرحمٰن آیت ۴۔۳۔۲۔۱)

صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی فرماتے ہیں:

اہل مکہ نے جب کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی بشر سکھاتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ رحمٰن نے قرآن اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھایا۔ اور انسان سے اس آیت میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں اور بیان سے ماکان و ما یکون کا بیان، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اولین و آخرین کی خبریں دیتے تھے۔

(خزائن العرفان زیر آیات ہذا۔ تفسیر مظہری جلد ۹ صفحہ ۲۱۱ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یہ اس کا جواب نازل ہوا ہے جو کفار مکہ نے کہا تھا کہ محمد ﷺ کو یمامہ کا رحمٰن (مسیلمہ کذاب) سکھاتا ہے۔ اور یہاں انسان سے مراد محمد ﷺ ہیں اور بیان سے مراد حرام سے حلال کو اور گمراہی سے ہدایت کو کھول کر بیان کرنا اور نیز ما کان و ما یکون کیونکہ آپ نے اولین و آخرین کے متعلق صاف بیان فرمایا۔ (الجامع الاحکام القرآن جلد ۱۷ صفحہ ۱۳۳)

نیز پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

عَلَّمَ دو مفعولوں کی طرف متعدی ہوتا ہے یعنی کس کو سکھایا اور کیا سکھایا۔ یہاں دوسرا مفعول تو ذکر کیا گیا کہ قرآن سکھایا لیکن پہلا مفعول مذکور نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مفعول اتنا عیاں ہے کہ اس کا ذکر نہ کرنے سے بھی کسی کو تردد نہیں ہوسکتا اور وہ ذاتِ مصطفیٰ ﷺ حضور کے سوا علوم قرآنیہ سے جتنا کچھ حصہ کسی کو ملا ہے وہ سب حضور کا صدقہ ہی ملا ہے ذرا غور تو فرمایئے متعلم (سیکھنے والے) محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں اور معلم خود خالقِ ارض وسما ہے شاگرد مکہ کے امّی (دنیا میں کسی سے نہ پڑھنے والے) ہیں اور استاد عالم الغیب والشہادۃ ہے اور پڑھایا کیا جارہا ہے قرآن.......... وہ قرآن؟ جو مکمل رحمت ہے جو ضابطہ ہدایت ہے۔ جو نورٌ علیٰ نور ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

جس کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے۔

لَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِيْنٍ

کوئی خشک وتر چیز ایسی نہیں جس کا ذکر اس کتاب میں موجود نہ ہو

اس تعلیم سے جو بحرِ بے پیدا کنار ہے اس صدر منشرح میں موجزن ہوا اس کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ خلیفۃ اللہ فی الارض آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق فرمایا عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا اور خلیفۃ اللہ فی العالم کے بارے میں فرمایا علم القرآن ....

(تفسیر ضیاء القرآن جلد ۵ صفحہ ۶۵ مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور)

انہی آیات کے متعلق متعدد مفسرین کرام کا بیان یہی ہے کہ رحمٰن نے کس کو تعلیم دی اس کے حسب ذیل محامل ہیں۔ علامہ الماوردی، علامہ ابن جوزی، امام رازی، علامہ ابوالحیان اندلسی علامہ آلوسی نے لکھا ہے۔ کہ رحمٰن نے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن سکھایا اور آپ نے اپنی ساری امت کو اس کی تبلیغ فرمائی۔

دوسرا قول یہ ہے کہ رحمٰن نے جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام فرشتوں کو قرآن کی تعلیم دی۔

تیسرا قول یہ ہے کہ رحمٰن نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے تمام مسلمانوں کو قرآن کی تعلیم دی۔

(تبیان القرآن جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۶ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

آیت نمبر (۵) عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ

ترجمہ: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ (کنزالایمان سورۃ الجن آیت ۲۷-۲۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس مقام پر فرماتے ہیں:

عالم الغیب حقیقی تو خدا ہی ہے وہی وقت نزول عذاب جانے وہ اپنی غیبی باتوں پر کسی کو بھی مطلع نہیں کرتا مگر رسولوں میں سے جس کسی کو پسند کرتا ہے اور برگزیدہ بناتا ہے کہ ان کو اپنے کارخانہ قدرت کے بعض اسرار غیب جتنے چاہے بتادیتا ہے۔

(تفسیر ابن عباس جلد ۲ صفحہ ۷۱۲ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

سید نعیم الدین مراد آبادی اس مقام پر فرماتے ہیں:

اطلاع کامل نہیں دیتا جس سے حقائق کا کشف تام اعلیٰ درجہ یقین کے ساتھ حاصل ہو۔ تو انہیں (رسولوں کو) غیوب پر مطلع کرتا ہے اور اطلاع کامل اور کشف تام عطا فرماتا ہے۔ اور یہ علم غیب ان کے لیے معجزہ ہوتا ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مرتضیٰ رسولوں میں سب سے اعلیٰ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام اشیاء کے علوم عطا فرمائے ہیں۔ جیسا کہ صحاح کی احادیث سے ثابت ہے اور یہ آیت تمام مرتضیٰ رسولوں کے لیے غیب کا علم ثابت کرتی ہے۔

(خزائن العرفان زیر آیت ھذا)

علامہ قرطبی نے لکھا ہے:

جب اللہ سبحانہ نے علم غیب سے اپنی مدح فرمائی اور اس کو اپنے ساتھ خاص فرمالیا اور مخلوق سے اس کی نفی فرمادی تو اس میں دلیل تھی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو غیب کا علم نہیں ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے چنے ہوئے رسولوں کو نفی کے اس علوم سے استثنا فرمایا اور وحی کے ذریعہ جتنا چاہا ان کو علم غیب عطا فرمایا اور اس کو ان کا معجزہ قرار دیا۔ اور ان کی نبوت کے صدق کی دلیل بنایا۔ اور نجومی اور کاہن وغیرہ جو مختلف حیلوں سے غیب کی خبریں بتاتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے رسول نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں غیب پر مطلع فرمائے بلکہ کاہن اور نجومی اللہ کا کفر کرتا ہے اور اپنے حیلوں اور اٹکل پچو سے جو کچھ بیان کرتا ہے وہ اللہ سبحانہ پر افتراء ہوتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اے لوگو! تم اپنے آپ کو علم نجوم سیکھنے سے بچاؤ ستارے تو صرف اس لیے ہیں کہ جنگلوں اور سمندروں میں سفر کے وقت اندھیروں میں ان سے راہ نمائی حاصل کرو، نجومی تو جادوگر کی طرح ہیں اور جادوگر کافر کی طرح ہیں اور کافر دوزخ میں ہیں۔

(الجامع الاحکام القرآن جلد ۱۹ صفحہ ۲۸ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

عالم الغیب

عالم الغیب صرف اللہ ہی ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قطعاً بے شمار غیوب وما کان وما یکون کے عالم

ہیں، مگر عالم الغیب صرف اللہ عزوجل کو کہا جائیگا۔ جس طرح حضور اقدس ﷺ قطعاً عزت وجلالت والے ہیں تمام عالم میں ان کے برابر نہ کوئی عزیز وجلیل ہے نہ ہوسکتا ہے مگر محمد عزوجل نہیں کہہ سکتے بلکہ اللہ عزوجل اور محمد ﷺ ہی کہا جائے گا۔

علم کلی کی تحقیق

حضور نبی کریم ﷺ کو کلی علم عطا کیا گیا ہے اور کلی علم کا معنی یہ ہے کہ وہ کل مخلوقات کا علم ہے نہ کہ خالق کا کل علم ہے اور نبی کریم ﷺ کے اس علم کلی کو ماکان ومایکون کے علم سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے اور اس بات کی علماء نے وضاحت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا علم متناہی ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپ کو علم کلی دفعۃً (یکبار) دیا گیا یا تدریجاً (آہستہ آہستہ)۔ بعض دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو علم کلی دفعۃً عطا کیا گیا ہے اور بعض دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ تدریجاً عطا کیا گیا ہے اور ان میں تطبیق اس طرح ہے کہ علم کلی آپ کو اجمالاً دفعۃً عطا کیا گیا اور تفصیلاً آپ کو علم کلی تدریجاً عطا کیا گیا ہے۔

(تبیان القرآن جلد ۱۲ صفحہ ۳۱۹۔۳۱۸ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

آیت نمبر (۶) وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ

ترجمہ: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

(کنزالایمان سورۃ التکویر آیت ۲۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

وہ نبی غیب کی بات بتانے میں اور وحی الٰہی کے ظاہر کرنے میں ہرگز متہم نہیں کہ وہ اپنی طرف سے گھڑ کر بتا دیں بلکہ وہ امانت دار ہیں یا یہ کہ وہ وحی الٰہی پہنچانے میں اور غیب کی بات بتانے میں بخیلی نہیں کرتے۔

(تفسیر ابن عباس جلد ۲ صفحہ ۷۵۴ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

یہ قرآن ہمارے لیے غیب تھا اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا۔ آپ نے اس میں ذرا بخل نہیں فرمایا بلکہ آپ نے ہر اس شخص تک اس کا پیغام پہنچایا جو اس کے سمجھنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ۴ صفحہ ۸۲۷ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

محترم قارئین: قرآن کریم فرقان حمید میں سے چھ (6) آیات بینات سے سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب ثابت کیا گیا ہے اب احادیث مبارکہ سے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب بیان کیا جاتا ہے۔

جنتیوں کے ٹھکانے کی خبر

حدیث نمبر (۱) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں تشریف فرما ہوئے اور آپ نے ہمیں مخلوق کی ابتداء سے خبریں دینا شروع کیں حتی کہ اہل جنت اپنے ٹھکانوں میں داخل ہو گئے اور اہل دوزخ اپنے ٹھکانوں میں داخل ہو گئے جس نے یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جس نے بھلا دیا اس نے بھلا دیا۔

(صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب اور وہی ہے جو ابتداء مخلوق کو پیدا کرتا ہے اور وہی

ہے پھر اس کو دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے۔ جلد ا صفحہ ۳۵۴ مطبوعہ مکتبہ غوثیہ کراچی)

شہداء موتہ کی خبر

حدیث نمبر (۲) حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید حضرت جعفر، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر دی اس سے پہلے کہ آپ کے پاس وہاں (میدان جنگ جو سرزمین شام میں تھا) سے خبر آتی۔ آپ نے فرمایا زید نے جھنڈ پکڑا پس وہ شہید ہو گئے پھر جعفر نے جھنڈا پکڑا پس وہ شہید ہو گئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا پکڑا پس وہ شہید ہو گئے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے حتی کہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے (خالد بن ولید) نے جھنڈا پکڑا حتی کہ اللہ تعالی نے رومیوں پر فتح عطا فرمائی

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوہ موتہ شام کی سرزمین میں جلد ۲ صفحہ ۶۱۱ مکتبہ غوثیہ کراچی)

اگر زید شہید ہو جائیں تو

حدیث نمبر (۳) جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ بیان فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ موتہ کے موقعہ پر حضرت زید کو امیر بنایا۔ پھر فرمایا اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر امیر ہوں گے اور اگر جعفر شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ امیر ہوں گے عبداللہ (راوی) فرماتے ہیں کہ میں

بھی غزوہ میں ان صحابہ میں موجود تھا ہم نے حضرت جعفر کو ڈھونڈا تو ہم نے ان کو شہداء میں پایا۔ ہم نے ان کے جسم میں نوے سے زیادہ نیزوں اور تیروں کے زخم پائے۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوہ موتہ شام کی سرزمین میں جلد ۲ صفحہ ۶۱۱ مکتبہ غوثیہ کراچی)

یعنی حضور سید عالم نے صحابہ کرام کو روانہ کرتے وقت یہ غیب کی باتیں بیان فرمائیں جو کہ بالکل اسی طرح واقع ہوئیں۔

جو چاہو مجھ سے پوچھو

حدیث نمبر (۴) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم ﷺ سے کچھ چیزوں کے متعلق سوال کیا گیا جنکو آپ نے ناپسند کیا، جب آپ سے زیادہ سوال کیے گئے تو آپ غضب ناک ہوئے، پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا تم مجھ سے جو چاہو سوال کرو، ایک شخص نے کہا میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا حذافہ ہے پھر دوسرے نے کھڑے ہو کر کہا یارسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے آپ نے فرمایا! تمہارا باپ سالم ہے، شیبہ کا آزاد کردہ غلام جب حضرت عمر نے دیکھا کہ آپ کے چہرے پر (غضب کے) آثار ہیں تو انہوں نے کہا ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب العلم باب کسی ناپسندیدہ چیز کو دیکھ کر نصیحت اور اظہار غضب کرنا ، جلد ۱ صفحہ ۱۹ مکتبہ غوثیہ کراچی)

اوراس سے اگلی حدیث میں یوں ہے کہ حضرت عمر نے گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر عرض کیا ہم اللہ کو رب مان کر راضی ہیں اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مان کر راضی ہیں پھر آپ خاموش ہو گئے۔

یعنی حضرت عمر نے دیکھا کہ بعض صحابہ علم کی حرص کی وجہ سے سوال کرتے ہیں اور منافقین اس موقع سے ناجائز فائدہ اٹھا کر آپ کی نبوت کو آزمانے اور آپ کو تنگ کرنے کے لیے سوالات کرنے لگ گئے جس کی وجہ سے آپ ناراض ہوئے تو حضرت عمر نے سب کی طرف سے توبہ کی۔ اور حضرت عمر کی عرض کرنے میں مسلمانوں پر شفقت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب واحترام کا اظہار تھا۔

عالم برزخ کی خبر

حدیث نمبر (۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف یا مکہ شریف کے باغات میں سے کسی باغ کے پاس سے گزرے تو آپ نے دو انسانوں کی آوازیں سنیں، جنہیں قبروں میں عذاب دیا جارہا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور ان کو کسی بڑی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا۔ پھر فرمایا کیوں نہیں ان میں سے ایک پیشاب کے قطروں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا، پھر آپ نے درخت کی ایک شاخ منگائی پھر اس کے دو ٹکڑے کیے پھر ہر قبر کے اوپر ایک ٹکڑا رکھ دیا آپ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ

نے ایسا کیوں کیا۔ آپ نے فرمایا: جب تک یہ خشک نہیں ہوں گے ان کے عذاب میں کمی کر دی جائے گی۔

(صحیح بخاری کتاب الوضوء باب کبیرہ گناہوں میں سے یہ کہ انسان پیشاب سے نہ بچے جلد ا صفحہ ۳۴ مکتبہ غوثیہ کراچی)

وہ دو قبروں والے مسلمان تھے یا کافر اس کے متعلق محدثین کا اختلاف ہے (واللہ اعلم) اور اس حدیث پاک میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا خوب اظہار ہے کہ عالم دنیا میں رہتے ہوئے عالم برزخ کے حالات بیان فرما رہے ہیں۔ اور آپ کا شاخوں کو قبروں پر رکھنا یہ بھی کتنا حسین عمل ہے جس سے مسلمانان عالم کو سبق مل رہا ہے کہ قبروں پر تر شاخ رکھی جائے یا پھول رکھے جائیں کیونکہ یہ چیزیں اللہ کی حمد و تسبیح کرتی ہیں۔ اس سے قبروں کے اندر لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہے تو جب مسلمان قرآنی سورۃ وغیرہ پڑھے گا تو بدرجہ اتم فائدہ ہوگا۔ قبر والے اور پڑھنے والے دونوں کو۔

دو کتابیں حضور کے ہاتھ میں

حدیث (۶) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ کے مبارک ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں، آپ نے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ یہ دو کتابیں کیسی ہیں؟ ہم نے عرض کیا نہیں ہاں اگر آپ ہمیں بتا دیں تو ہم کو بھی معلوم ہو جائے گا۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں ہاتھ والی کتاب کی طرف اشارہ فرما کر فرمایا یہ اللہ رب العالمین کی کتاب ہے جس میں اہل جنت، ان

کے آباء واجداد اور ان کے قبائل کے نام لکھے ہوئے ہیں اس میں کسی قسم کی کمی بیشی نہیں ہو سکتی، کیونکہ اس میں آخری آدمی تک سب کے نام لکھے گئے ہیں۔ پھر بائیں ہاتھ مبارک والی کتاب کی طرف اشارہ فرما کر ارشاد فرمایا اس کتاب میں اہل جہنم، ان کے آباء واجداد اور ان کے قبائل کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ اس میں بھی کسی قسم کی کمی بیشی نہیں ہو سکتی کیونکہ اس میں بھی آخری آدمی تک سب کے نام آ گئے ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس کام سے فراغت ہو چکی تو پھر ہم عمل کس مقصد کیلئے کریں؟ آپ نے ارشاد فرمایا درستگی پر رہو اور قرب اختیار کرو، جنتیوں کا خاتمہ جنتیوں والے اعمال پر ہوگا اگرچہ وہ کیسے ہی اعمال کرتا رہے اور جہنمی کا خاتمہ جہنمیوں والے اعمال پر ہوگا اگرچہ وہ کیسے ہی اعمال کرتا رہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے مٹھی بنائی اور فرمایا تمہارا رب بندوں کی تقدیر لکھ کر فارغ ہو چکا، پھر آپ نے دائیں کی طرف اشارہ فرما کر پھونک ماری اور فرمایا ایک فریق جنت میں ہوگا اس کے بعد بائیں ہاتھ پر پھونک ماری اور فرمایا ایک فریق جہنم میں ہوگا۔

(مسند امام احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۵۲۴ مکتبہ رحمانیہ لاہور ☆ جامع ترمذی ابواب القدر باب جنتیوں اور جہنمیوں کی فہرست جلد ۲ صفحہ ۳۶ ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ساتھ فقیر مومنین ہوں گے

حدیث نمبر (۷) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

ہم صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے کہتے ہیں کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور ان کے قریب پہنچے اور ان کے تذکرے سنے باتیں وغیرہ سنیں صحابہ میں سے بعض نے کہا عجیب بات ہے کہ اللہ نے مخلوق میں سے خلیل بنایا ہے تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور صحابی بولے کہ عجیب بات ہے کہ اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کلام فرمایا ہے۔ اور صحابی بولے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ فرمایا ہے۔ اور صحابی بولے کہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ نے چن لیا ہے پس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو سلام فرمایا اور فرمایا میں نے تمہارے کلام کو سنا اور تعجب کرنا بھی بے شک ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور وہ اس منصب کے لائق ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں اور وہ اس منصب کے لائق ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کی روح اور اس کا کلمہ ہیں وہ بھی اس منصب کے لائق ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام اللہ کے چنے ہوئے ہیں وہ بھی اس منصب کے لائق ہیں مگر میں حبیب اللہ ہوں اور فخر نہیں کرتا اور میں لواء الحمد (حمد کا جھنڈا) کا اٹھانے والا ہوں فخر نہیں کرتا اور سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور میری شفاعت قبول ہو گی فخر نہیں کرتا اور میں جنت کی زنجیر (کنڈی) کھٹکھٹاؤں گا پس وہ میرے لیے کھول دی جائے گی اور میں جنت میں اس شان سے داخل ہوں گا کہ میرے ساتھ فقیر مومنین ہوں گے فخر نہیں کرتا اور میں تمام اولین وآخرین سے زیادہ عزت والا ہوں اور فخر نہیں کرتا۔

(جامع ترمذی ابواب المناقب باب طلب وسیلہ جلد۲ صفحہ ۲۰۲ مکتبہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

سبحان اللہ ماشاء اللہ دیکھیں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی جھلک۔

قیامت کے دن حمد کا جھنڈا کس نے اٹھانا ہے؟ شفاعت سب سے پہلے اور وہ بھی مقبول ومحمود شفاعت اور جنت کی زنجیر (کنڈی) کس نے کھٹکھٹانی ہے؟ اور فقیر مومنین کس کے ساتھ ہوں گے؟ یقیناً عالم ما کان وما یکون کے ساتھ ہی ہوں گے۔

حوض کوثر کے برتن کتنے ہیں؟

حدیث نمبر (۸) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوض کوثر کے پیالے (برتن) وغیرہ کتنے ہوں گے؟ تو نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے۔ اس کے پیالے آسمان کے ستاروں اور سیاروں کی تعداد سے بھی زیادہ ہیں جو کسی انتہائی تاریک رات جس میں بادل نہ ہوں تو نظر آتے ہیں۔ اس کے برتن جنتی ہوں گے۔ جو اس حوض کا مشروب ایک مرتبہ پی لے گا اسے پھر کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ اس حوض میں جنت کے دو پرنالے گرتے ہیں جو اس کا مشروب پی لے گا اسے پھر کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ اس حوض کی چوڑائی اس کی لمبائی کے برابر ہے۔ جو عمان اور ایلہ کے درمیانی فاصلے جتنا ہے۔ اس حوض کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ہمارے نبی کے حوضِ کوثر کا اثبات اور اسکی صفات جلد۲ صفحہ ۲۵۸ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

انشاء اللہ العزیز جیسا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بالکل ایسا ہی ہوگا حوض کوثر کا ہمیں الحمد للہ یقین ہے اس حوض کوثر کے برتن آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ ہیں اور اللہ کی رحمت سے حضور ہم گنہگاروں کو جام کوثر عطا فرمائیں گے۔ اور بھی حوض کوثر کے متعلق یہ خبریں غیب نہیں ہیں تو اور کیا ہیں؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث نمبر (۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ملک الموت (عزرائیل علیہ السلام) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: اپنے رب کی بارگاہ میں چلیئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کی آنکھ پر تھپڑ رسید کیا اور اس کی آنکھ نکال دی وہ (ملک الموت) واپس اللہ کی بارگاہ میں گیا اور عرض کی تو نے مجھے کیسے بندے کے پاس بھیجا ہے جو مرنا نہیں چاہتا اس نے میری آنکھ نکال دی اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ ٹھیک کی اور فرمایا میرے بندے کے پاس جاؤ اور اسے کہو تم زندہ رہنا چاہتے ہو؟ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو اپنا ہاتھ بیل کی پشت پر رکھو۔ تمہارے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے تم اتنے برس اور زندہ رہ سکو گے۔ (جب آپ کو یہ پیغام دیا گیا) تو آپ نے پوچھا پھر کیا ہوگا فرشتے نے کہا پھر آپ کو موت قبول کرنا ہوگی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا پھر ابھی

ٹھیک ہے (پھر انہوں نے دعا کی) اے میرے رب! مجھے ارضِ مقدس کے اتنے قریب موت عطا فرما۔ (کہ میری قبر سے ارضِ مقدس میں) پتھر پھینکا جا سکے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ کی قسم! اگر میں وہاں ہوتا تو میں تمہیں ان کی قبر دکھاتا جو عام گزرگاہ کے ایک طرف سرخ ٹیلے کے پاس ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فضائل حضرت موسیٰ جلد ۲ صفحہ ۲۷۴ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

یہ میرا بیٹا سید ہے

حدیث نمبر (۱۰) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب آپ منبر شریف پر جلوہ افروز تھے اور امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کبھی آپ لوگوں کی طرف دیکھتے اور کبھی امام حسن کی طرف اور فرما رہے تھے یہ میرا بیٹا سردار ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔

(صحیح بخاری کتاب الفضائل باب مناقب امام حسن وحسین جلد ۱ صفحہ ۵۳۰ مکتبہ غوثیہ کراچی)

یہ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے فضل وکرم سے تقریباً تیس (۳۰) سال بعد پورا ہوا یعنی تیس سال پہلے اللہ کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کی خبر دے دی تھی جو کہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی جماعت اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جماعت کے درمیان صلح کرائی۔ الحمد اللہ۔

درختوں پر کتنی کھجوریں ہیں؟

حدیث نمبر (۱۱) حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں گئے۔ پس جب آپ وادی القری (مدینہ اور شام کے درمیان ایک بستی) میں پہنچے تو وہاں باغ میں ایک عورت تھی۔ آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا اندازہ لگاؤ! ان درختوں سے کتنی کھجوریں نکلیں گی؟ اور آپ نے دس وسق (چھ سو کلو) کا اندازہ لگایا پھر آپ نے اس عورت سے فرمایا! جو کھجوریں ان درختوں سے اتریں پیمائش کر لینا۔ جب ہم تبوک پہنچے تو فرمایا آج رات کو سخت آندھی آئے گی پس تم میں سے کوئی شخص کھڑا نہ ہو اور جس شخص کے پاس اونٹ ہو وہ اسے باندھ دے ہم نے اونٹوں کو باندھ لیا اور (رات کو) بہت آندھی آئی! ایک شخص کھڑا تھا اس کو آندھی نے اٹھا کر طے (ایک علاقہ ہے) کے پہاڑوں پر پھینک دیا اور ایلہ کے بادشاہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سفید خچر تحفے میں دیا۔ اور آپ کو چادر نذر کی اور آپ نے اس سمندری علاقہ کی حکومت اس بادشاہ کو نام لکھ دی پھر جب واپسی میں وادی القری پہنچے تو آپ نے اس عورت سے پوچھا: بتاؤ تمہارے باغ سے کتنی کھجوریں نکلیں؟ اس عورت نے عرض کیا دس وسق جتنا آپ نے اندازہ فرمایا تھا تو اس وقت آپ نے فرمایا مجھے مدینہ جلدی جانا ہے پس تم میں سے جو جلدی جانا چاہتا ہو وہ میرے ساتھ چلے۔ آپ نے فرمایا مدینہ کی طرف دیکھ یہ طابہ ہے (پاکیزہ اور عمدہ) پھر جب آپ نے احد

پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ انصار کے گھروں میں کس کے گھر سب سے بہتر ہیں؟ صحابہ نے عرض کی کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ بنو النجار کے گھر، پھر بنو عبد الاشہل کے گھر، پھر بنو ساعد کے گھر یا بنو الحارث بن الخزرج کے گھر اور انصار کے تمام گھروں میں خیر ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوۃ باب درخت پر لگی کھجوروں کو دیکھ کر پکی کھجوروں کا اندازہ کرنا جلد ا صفحہ ۲۰۰ مکتبہ غوثیہ کراچی)

سبحان اللہ: اس حدیث پاک میں اللہ تعالیٰ کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کی کتنی اعلیٰ، ارفع، اکمل، نشانیاں موجود ہیں بس دل سے پڑھنے کی ضرورت ہے۔ کوئی ہے ایسا انسان جو باغ کے پاس کھڑا ہو کر یہ بتا سکے کہ اس باغ میں کتنے من یا کتنے کلو پھل ہے۔ اور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باغ کے درختوں کے چاروں طرف پھر کر اچھی طرح دیکھ کر نہیں بتایا تھا۔ بلکہ باغ کے ایک طرف کھڑے ہو کر اور ایک نظر دیکھ کر بتایا تھا۔ اور اگر ہمارے دل سے پوچھا جائے تو جواب ملے گا بھئی سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بھی دیکھتے تو بھی آپکا اندازہ بالکل صحیح ہوتا۔ اور آندھیوں بارشوں کے متعلق سائنس نے آپ کی ظاہری حیات طیبہ کے کئی صدیوں بعد جا کے آلات تیار کیے ہیں جو بتاتے ہیں کہ آئندہ بارہ گھنٹے میں تیز آندھی آئے گی یا بارش آئے گی ارے! ہمارے آقا نے کوئی آلہ استعمال نہیں کیا بلکہ آپ کے علم غیب کی واضح دلیل ہے اور پھر پہاڑ کے متعلق فرمانا کہ یہ ہم سے محبت

کرتا ہے کیا ساری دنیا میں ایسا کوئی شخص ہے جو ایسا دعویٰ کر سکے کہ مجھ سے پتھر، لکڑ، درخت وغیرہ محبت کرتے ہیں؟ یہ تو ایسی چیزیں ہیں جن کے اندر باہر کوئی ایسی چیز نظر نہیں آتی جو دیکھتی ہو، سنتی ہو، بولتی ہو تو پھر سرکار نے کیوں ایسا فرمایا؟ ارے ماننا پڑے گا اللہ نے اپنے محبوب کو ایسی نظر عطا کی ہے جو چیز کسی کو بھی نظر نہ آئے وہ دیکھ لیتے ہیں اور ایسے کان عطا کئے ہیں کہ جن کی آواز کوئی بھی چیز نہ سن سکے وہ سن لیتے ہیں۔ اس کی مثالیں بکثرت احادیث میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپکو اور ہم سب کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

باب الریان

حدیث نمبر (۱۲) حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں۔ قیامت کے دن اس دروازے سے روزے دار داخل ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور اس میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ (قیامت کے دن) کہا جائے گا کہاں ہیں روزہ دار؟ پس وہ کھڑے ہو جائیں گے (باب الریان سے داخل ہونے کے لئے) ان کے علاوہ کوئی دوسرا داخل نہیں ہوگا جب روزہ دار داخل ہو جائیں گے تو وہ (عظیم الشان) دروازہ بند ہو جائے گا۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب ریان روزہ داروں کے لئے جلد اصفحہ ۲۵۴ مکتبہ غوثیہ کراچی)

حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کی کیا بات ہے بیٹھے مدینہ طیبہ کی سرزمین پر ہیں اور تفصیل بتا رہے ہیں روز محشر میں روزہ داروں کے جنت میں داخلے کی اور وہ بھی کس دروازے سے۔ یہ غیب نہیں تو اور کیا ہے؟

جمعہ کے دن کے بارے میں

حدیث نمبر (۱۳) حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمہارا سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اسی دن صور پھونکا جائے گا اسی دن قیامت قائم ہوگی تم اس دن مجھ پر کثرت سے درود پاک پیش کیا کرو کیونکہ تمہارا درود پاک میری خدمت میں پیش کیا جاتا ہے ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا درود پاک آپ کی بارگاہ میں کیسے پیش ہوگا جبکہ آپ قبر اطہر میں جلوہ افروز ہو جائیں گے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر یہ بات حرام قرار دی ہے کہ وہ انبیاء کرام کے اجسام کو خراب کرے۔

(سنن النسائی باب فضائل یوم جمعہ جلد ا صفحہ ۲۰۳ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور ☆ دارمی باب فضائل یوم جمعہ جلد ا صفحہ ۵۸۹ مطبوعہ شبیر برادر لاہور ☆ سنن ابوداؤد باب فضائل جمعہ جلد ا صفحہ ۱۵۸ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی بن کر دنیا میں تشریف لائے ساری انسانیت کے باپ جناب آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں سے پہلے پیدا کیا۔ اور جو نبی ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء

کرام علیہ السلام کے بعد آئے وہ بتا رہے ہیں کہ جناب آدم علیہ السلام روز جمعہ پیدا کئے گئے یہ ہے ماضی کی خبر، اور پھر زمانہ مستقبل کے بارے میں فرمایا قیامت بھی جمعہ کو ہی آنی ہے۔ اور مٹی کے بارے میں جو کہ انبیاء کرام علیہ السلام کی اجسام کو اپنی آغوش میں لئے ہوئے ہے اور وہ عالم برزخ ہے ۔اس کی بھی خبر دے دی کہ مٹی کو انبیاء کرام علیہ السلام کے اجسام کی بے حرمتی سے مالک نے حکماً منع فرمایا ہے مٹی کی مجال ہی کیا کہ اللہ تعالیٰ کے ان مقربین و محبوبین کا بال بھی خراب کرے۔ یہ سب باتیں اور بھی ان گنت باتیں اللہ تعالیٰ کے محبوب دانائے غیوب کو معلوم ہیں۔ کیا یہ ساری دنیا کے لئے غیب نہیں؟

مدینۃ المنورہ

حدیث نمبر (۱۴) حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

رسول کریم ﷺ نے فرمایا مدینہ شریف میں مسیح دجال کا رعب (بھی) نہ آسکے گا اس دن مدینہ شریف کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔

(صحیح بخاری فضائل مدینہ باب مدینہ میں دجال داخل نہ ہوگا جلد ا صفحہ ۲۵۲ مطبوعہ مکتبہ غوثیہ کراچی)

قرب قیامت جب دجال نکلے گا تو ہر بستی، ہر شہر میں پہنچے گا لیکن مدینہ شریف میں نہ آسکے گا۔ یہ آپ نے کبھی غور کیا ہوگا؟ کہ جب کوئی مصیبت کسی دوسرے شہر میں آتی ہے تو وہاں کے لوگ تو متاثر ہوتے ہی ہیں

لیکن ساتھ والے شہر کے لوگ اس مصیبت کا سن کر ڈرتے ہیں یہ اُس مصیبت کا رعب ہے۔ ہمارے آقا کا فرمان بالکل حق اور سچ ہے۔ جیسا آپ نے فرمادیا ہے یقیناً یقیناً ایسا ہی ہوگا مدینہ شریف میں نہ تو دجال داخل ہوسکے گا اور نہ اس کا رعب۔

عالم ارواح

حدیث نمبر (۱۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں:

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ارواح (عالم ارواح میں) اکٹھی رہا کرتی تھیں جن کا تعارف وہاں ایک دوسرے سے ہوگیا وہ (دنیا میں) ایک دوسرے سے واقف ہوگئیں اور جو وہاں اجنبی رہیں وہ دنیا میں بھی ایک دوسرے سے اجنبی رہیں گی۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والادب باب ارواح اکٹھی رہا کرتی تھیں جلد۲ صفحہ ۳۳۵ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

سبحان اللہ: عالم ارواح میں ساری کائنات کے لوگوں کی ارواح موجود تھیں اور تمام ارواح کی سردار روح مبارک جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی جس نے سب سے پہلے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے جواب میں بَلٰی کہا تھا۔ پھر اسی روح کی اتباع کرتے ہوئے باقی ارواح نے پکارا بَلٰی تو اس عالم ارواح میں ایک دوسرے سے تعارف ہوا تھا جس کو ہمارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرمارہے ہیں تو پھر پتہ چلا عالم ارواح میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اور خصوصاً سیدنا صدیق اکبر، سیدنا عمر فاروق اعظم، سیدنا عثمان غنی،

سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہم کی ارواح کا آپس میں گہرا دوستانہ تھا، جس کا ثمر دنیا نے دیکھ لیا ہے۔ اور عالم ارواح کی خبر دے کر بتا دیا ہے کہ مجھے مالک نے ما کان و ما یکون کا علم عطا فرما دیا ہے۔ ماشاء اللہ

سرگوشی مؤمن سے

حدیث (۱۷) صفوان بیان کرتے ہیں

ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نجویٰ (سرگوشی) کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے سنا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ نے فرمایا قیامت کے دن کوئی مومن اللہ تعالیٰ کے قریب ہوگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت میں چھپا لے گا اور اس سے اس کے گناہوں کا اعتراف کروائے گا اور پوچھے گا کہ تم پہچانتے ہو؟ وہ عرض کرے گا اے میرے رب! میں پہچانتا ہوں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے دنیا میں ان کے بارے میں تمہاری پردہ پوشی کی اور آج بھی بخش دیتا ہوں پھر اس شخص کو اس کی نیکیوں کا صحیفہ دے دیا جائے گا جہاں تک کفار ومنافقین کا معاملہ ہے تو انہیں ساری مخلوق کے سامنے یہ کہہ کر بلایا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلایا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب التوبہ باب اہل ایمان کیلئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت جلد ۲ صفحہ ۳۶۴ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

قیامت کب آنی ہے اللہ ہی بہتر جانتا ہے یا اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قیامت کے دن تمام انسان جمع ہوں گے اور کس کے ساتھ کیا ہوگا یہ تو کوئی

نہیں جانتا ہاں اللہ کی رحمت کی سب مسلمانوں کو امید ہے ان شاء اللہ عزوجل۔ تو قیامت کے دن ایک مومن کا حال کہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کیسی مہربان فرمائے گا آقا نے بیان فرما دیا ان شاء اللہ ایسا ہی ہوگا یہ مومن کا حال بیان کرنا اور اللہ کا کرم فرمانا وہ بھی قیامت کے دن کیا یہ غیب نہیں؟

جنت کی بشارتیں

حدیث (۱۸) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک دن میں نے اپنے گھر میں وضو کیا اور باہر نکلتے ہوئے یہ طے کیا آج میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہوں گا اور پورا دن آپ کی ہمراہی میں بسر کروں گا۔ فرماتے ہیں کہ میں مسجد شریف میں آیا اور لوگوں سے حضور کے بارے پوچھا، تو لوگوں نے بتایا کہ سرکار ﷺ اس طرف تشریف لے گئے ہیں میں آپ کو تلاش کرتا ہوا آپ کے پیچھے چل دیا۔ آپ "بئر اریس" (کی چار دیواری) کے اندر تشریف لے گئے اور میں دروازے کے پاس بیٹھ گیا اس کا دروازہ لکڑی کا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی حاجت پوری فرمائی اور وضو کیا میں آپ کے پاس آیا تو دیکھا کہ آپ اپنے دونوں پاؤں لٹکا کر بئر اریس کے کنارے تشریف فرما ہیں اور آپ کی پنڈلیوں سے کپڑا اٹھا ہوا ہے میں نے آپ کو سلام کیا اور واپس آ کر دروازے کے پاس بیٹھ گیا۔ اور یہ طے کیا کہ آج سرکار کی دربانی کے فرائض سرانجام دوں گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے دستک دی میں نے پوچھا کون؟ وہ

بولے ابوبکر میں نے کہا ذرا رکیے! پھر حضور سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ابوبکرؓ آئے ہیں اور اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا اسے اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی دے دو۔ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا اندر تشریف لائے۔ نبی کریم ﷺ نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اندر آئے اور حضور ﷺ کے دائیں جانب منڈیر پر بیٹھ گئے۔ آپ نے بھی اپنی ٹانگین کنوئیں میں لٹکا دیں اور پنڈلیوں سے کپڑا اہٹا دیا۔ جیسے سرکار ﷺ نے ہٹایا ہوا تھا۔ میں اپنے بھائی کو گھر میں وضو کرتا چھوڑ آیا تھا۔ اس نے میرے پاس آنا تھا میں نے سوچا اگر اللہ تعالیٰ اس پر کرم نوازی فرمائے تو وہ یہاں آ جائے گا۔ اسی دوران کسی نے دروازے پر دستک دی میں نے پوچھا کون؟ اس نے جواب دیا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میں نے کہا یہیں رکیے۔ میں نے سرکار ﷺ سے عرض کیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے ہیں اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا اسے اندر آنے کی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی دے دو۔ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا آپ اندر تشریف لائے اور حضور ﷺ نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے وہ آئے اور کنوئیں کی منڈیر پر حضور کے بائیں جانب ٹانگیں لٹکا کر بیٹھ گئے۔ پھر میں سوچنے لگا اللہ تعالیٰ میرے بھائی پر کرم نوازی فرمائے تو وہ بھی یہاں آ جائے گا۔ پھر کوئی شخص آیا اس نے دروازے پر دستک دی میں نے پوچھا کون ہے؟ اس نے جواب دیا عثمان بن عفان

رضی اللہ عنہ میں نے کہار کیے۔ پھر میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آئے ہیں اور اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں فرمایا اسے اجازت دو دے اور اسے جنت کی بشارت دو اور ایک آزمائش کے بارے میں بھی بتادو۔ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہا آپ اندر تشریف لائے حضور سید عالم نور مجسم ﷺ نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ آپ کو ایک آزمائش کا سامنا کرنا پڑے گا۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اندر تشریف لائے تو منڈیر پر جگہ نہیں تھی۔ تو وہ ان حضرات کی سامنے کنارے بیٹھ گئے۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فضائل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جلد ۲ صفحہ ۲۸۳ مطبوعہ رحمانیہ لاہور)

ان شاء اللہ جنت اسے ملے گی جو ایمان پر دنیا سے گیا۔ حضور ﷺ کی بشارتیں دینا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ آپ کو ان نفوسِ قدسیہ کے خاتمہ کا یقیناً علم تھا اسی لیے جنت کی بشارتیں دیں اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو آزمائش سے بھی خبردار کر دیا۔ وہ آزمائش حضور سید عالم ﷺ کے دنیا سے پردہ کرنے سے تقریباً (۲۵) پچیس سال بعد آئی۔ وہ آزمائش تھی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کیا جانا مسلسل چالیس دن پانی بند کر دیا جانا۔ بلوائیوں کا آپ کے خلاف ہو جانا اور آپ کو گھر میں ہی شہید کر دیا جانا۔ کیا یہ غیب کی خبر نہیں؟

قیامت کے دن اللہ کا ارشاد

حدیث (۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا لیکن تم نے میری تیمارداری نہیں کی۔ وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب میں تیری تیمارداری کیسے کرسکتا ہوں؟ جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے؟ اور تم نے اس کی عیادت نہیں کی۔ کیا تم کو معلوم نہیں تھا؟ اگر تم اس کی عیادت کرتے تو مجھے اس کے پاس پاتے۔ اے ابن آدم! میں نے تم سے کھانا مانگا تھا لیکن تم نے مجھے نہیں کھلایا۔ بندہ عرض کرے گا اے میرے رب میں تجھے کس طرح کھانا کھلا سکتا ہوں؟ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمہیں یاد نہیں؟ کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانا مانگا تھا اور تم نے اسے نہیں کھلایا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں، اگر تم اسے کھانا کھلاتے تو اس کا اجر میری بارگاہ میں پاتے۔ اے ابن آدم! میں نے تم سے پانی مانگا تھا لیکن تم نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ بندہ عرض کرے گا میں تجھے پانی کیسے پلا سکتا ہوں تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میرے فلاں بندے نے تم سے پانی مانگا تھا لیکن تو نے اسے پانی نہیں پلایا اگر تو اسے پانی پلا دیتا تو میرے پاس اس کا اجر پالیتا۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والادب، باب بیمار کی عیادت کرنے کی فضیلت جلد ۲ صفحہ ۳۲۲ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل الخلق ہیں۔

حدیث نمبر (۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا سب سے پہلے میری قبر کھلے گی یعنی سب سے پہلے میں اٹھونگا، سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا، اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ہمارے نبی سب مخلوق سے افضل جلد۲ صفحہ ۲۵۲ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خبر دینا

حدیث (۲۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

بنو اسرائیل ننگے غسل کیا کرتے تھے (مل جل کر) اور ایک دوسرے کی شرمگاہ (وغیرہ) دیکھتے تھے۔ بنو اسرائیل کہنے لگے حضرت موسیٰ علیہ السلام ہمارے ساتھ غسل نہیں کرتے انہیں فلاں بیماری ہے ایک دن حضرت موسیٰ (اکیلے) غسل کر رہے تھے اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھے تھے۔ اچانک پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگ گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس پتھر کے پیچھے بھاگ رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ اے پتھر میرے کپڑے دے اے پتھر میرے کپڑے دے حتی کہ بنو اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ

اسلام کی شرمگاہ دیکھ لی پس وہ کہنے لگے اللہ کی قسم حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوئی بیماری نہیں۔ جب سب لوگ دیکھ چکے تو پتھر ٹھہر گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کپڑے اٹھائے اور پتھر کو مارنے لگ گئے۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا اللہ کی قسم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مارنے سے پتھر پر چھ یا سات نشان پڑ گئے۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فضائل جلد ۲ صفحہ ۲۷۷ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ اقدس ہمارے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ سے کئی سو سال پہلے کا ہے اور ان کے زمانہ میں لوگوں کا خیال بیان کرنا۔ اور ان کا غسل کرنا مل جل کر، اور اللہ کے کلیم علیہ السلام کا ان کے ساتھ غسل نہ کرنا، اور پتھر کا عجیب کارنامہ کہ کپڑے لے کر بھاگ جانا اور پھر موسیٰ علیہ السلام کا کپڑے مانگنا اور پھر پتھر کو مارنا یہ سب باتیں غیب نہیں تو اور کیا ہے؟ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے اپنے محبوب پر جنہیں یہ سب علوم عطا فرمائے۔

کتے کی پیاس بجھانے سے بندے کی بخشش ہو گئی

حدیث نمبر (۲۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک فاحشہ عورت نے سخت گرمی کے دن ایک کتے کو ایک کنویں کے گرد چکر لگاتے ہوئے دیکھا۔ پیاس کی شدت کی وجہ سے اس کی زبان

باہر نکلی ہوئی تھی۔ اس عورت نے اپنے موزے کے ذریعے پانی نکالا (اور اس کتے کو پلا دیا) تو اس عورت کی بخشش ہوگئی۔

(صحیح مسلم کتاب قتل الحیات باب جانوروں کو کچھ کھلانے اور پلانے کی فضیلت جلد ۲ صفحہ ۲۴۴ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

جس عورت کا ذکر کیا گیا ہے اس حدیث پاک میں وہ بنی اسرائیل سے تعلق رکھتی تھی۔ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہے کہ اس کا کردار کیسا تھا اور اس کی کس نیکی کی وجہ سے اس کی بخشش ہوگئی۔ سبحان اللہ کیا بات ہے عالم ما کان وما یکون کی۔

ایک آدمی کی بیٹوں کو نصیحت

حدیث نمبر (۲۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک آدمی نے اپنے آپ سے بڑی زیادتی کی۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو تم مجھے جلا دینا اور میری راکھ کو ہوا اور سمندر میں بکھیر دینا۔ اللہ کی قسم اگر میرے رب نے مجھے تنگی کا شکار کیا تو وہ مجھے اتنا عذاب دے گا جتنا کسی اور کو نہیں دے گا۔ اس کے بیٹوں نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا۔ جو کچھ اس نے پکڑا ہے اسے واپس کر دے تو وہ شخص دوبارہ زندہ ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا تمہیں کس چیز نے ایسا کرنے پر مجبور کیا؟ اس نے عرض کیا اے میرے رب تیری خشیت نے یا تیرے خوف

نے تو اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔

(صحیح مسلم کتاب التوبہ باب اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت اور اس کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے جلد ۲ صفحہ ۳۶۰ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد اہل جنت سے

حدیث نمبر (۲۴) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا۔ اے اہل جنت! وہ عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار ہم حاضر ہیں ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی دست قدرت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم راضی ہو؟ وہ جواب دیں گے ہم کیوں نہ راضی ہوں؟ اے پروردگا جب کہ تو نے ہمیں وہ نعمتیں عطا کی ہیں جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو عطا نہ کی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں تم کو اس سے بھی زیادہ افضل نعمت نہ دوں؟ وہ عرض کریں گے اس سے افضل کیا چیز ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے اپنی رضا تمہیں عطا کر دی ہے۔ اور اس کے بعد میں کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔

(صحیح مسلم کتاب الجنۃ والصفۃ ونعیمھا واھلھا۔ باب بلا عنوان جلد ۲ صفحہ ۳۸۴ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

جنت کا بازار

حدیث نمبر (۲۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنت میں ایک بازار ہے۔ جس میں لوگ ہر جمعہ کو بازار جائیں گے۔ پھر شمال سے ہوا چلے گی جو ان کی چیزوں اور کپڑوں کو اور بھی زیادہ نکھار دے گی اور ان کے حسن و جمال میں اضافہ کر دے گی جب وہ گھر واپس آئیں گے تو ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو چکا ہوگا۔ تو ان کے اہل خانہ ان سے کہیں گے ہم سے دور جا کر اللہ کی قسم تم تو اور بھی زیادہ حسین ہو گئے ہو۔ تو وہ جواب دیں گے اللہ کی قسم ہمارے جانے کے بعد تم بھی پہلے سے زیادہ حسین ہو گئے ہو۔

(صحیح مسلم کتاب الجنۃ والصفۃ ونعیمھا واھلھا۔ باب بلا عنوان جلد ۲ صفحہ ۳۸۲ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

اہل جنت کی صفات

حدیث نمبر (۲۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو سب سے پہلا گروہ جنت میں داخل ہو گا ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے (اہل جنت) جنت میں تھوکیں گے نہیں، ناک صاف نہیں کریں گے، رفع حاجت (پیشاب و پاخانہ) نہیں کریں گے۔ وہاں کے برتن سونے اور چاندی کے ہوں گے اور کنگھیاں بھی سونے اور چاندی کی ہوں گی۔ ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگے گا ان کا پسینہ مشک کی طرح ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کی دو (خاص) بیویاں ہوں گی۔ حسن کی وجہ سے ان کی پنڈلی کا مغز اوپر سے ہی نظر آئے گا۔ اور اہل جنت

میں کوئی اختلاف نہیں ہوگا۔ان میں بغض نہیں ہوگا ان کے دل ایک جیسے ہوں گے اور وہ صبح شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کریں گے۔

(صحیح مسلم کتاب الجنۃ والصفۃ ونعیمھا واھلھا۔باب بلا عنوان جلد۲ صفحہ ۳۸۴ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

جہنم کی تہہ

حدیث نمبر (۲۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے ایک گڑگڑاہٹ کی آواز سنی۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کیا چیز ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایک پتھر ہے جسے ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا۔اور یہ مسلسل گرتا رہا یہاں تک کہ اب جہنم کی تہہ تک پہنچا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الجنۃ والصفۃ ونعیمھا واھلھا باب جہنم کا بیان اللہ ہمیں اس سے بچائے۔جلد۲ صفحہ ۳۸۵)

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ غیب کے متعلق سن کر صحابہ کرام نے کبھی اعتراض کرنے کی جرأت نہیں کی بلکہ ان کے الفاظ ہی کتنے پیارے ہیں جن سے پتا چلتا ہے کہ ان کا ایمان کتنا ہی پیارا تھا وہ کہتے تھے اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے یعنی کائنات میں جو بھی ہے اس کو اللہ خوب جانتا ہے۔کیونکہ اس نے ہر شے بنائی ہے اور الحمد اللہ اس کے عطا کرنے سے اس کے محبوب بھی ہر شے کو جانتے پہچانتے ہیں۔

جنت اور دوزخ کی بحث

حدیث نمبر (۲۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جنت اور دوزخ کے درمیان بحث چھڑ گئی دوزخ نے کہا میرے اندر سخت اور متکبر داخل ہونگے جنت نے کہا میرے اندر کمزور اور مسکین لوگ داخل ہوں گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا دوزخ سے کہ تم میرا عذاب ہو۔ میں تمہارے ذریعے جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا تم میری رحمت ہو۔ تمہارے ذریعے جس پر چاہوں گا رحمت کروں گا ویسے تم دونوں بھر جاؤ گی۔

(صحیح مسلم کتاب الجنۃ والصفۃ ونعیمھا واھلھا باب جہنم کا بیان اللہ ہمیں اس سے بچائے جلد۲ صفحہ ۳۸۵ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہوگا

حدیث نمبر ۲۹) حضرت ابوزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی پھر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہمیں خطبہ دیا۔ یہاں تک کہ ظہر کا وقت آ گیا۔ آپ نیچے اترے نماز پڑھائی اور پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے ہمیں خطبہ دیتے رہے۔ یہاں تک کہ عصر کا وقت آ گیا پھر نیچے اترے ہمیں نماز پڑھائی اور پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہمیں خطبہ دیتے رہے۔ یہاں تک کہ سورج غروب

ہو گیا اور مغرب کا وقت آ گیا جو کچھ ہو چکا تھا اور جو ہوگا اس کے بارے میں ہمیں بتا دیا (ان باتوں کو یاد رکھنے والا ہی) ہم میں سے بڑا عالم اور سب سے بڑا حافظ تھا۔

(صحیح مسلم کتاب الفتن واشراط الساعۃ باب بلاعنوان جلد۲ صفحہ ۳۹۵)

اس حدیث پاک میں جو کریم آقا ﷺ کا عمل بیان کیا گیا ہے کہ صبح سے لے کر شام تک ارشادات عالیہ ہی فرماتے رہے کیا کوئی ایسا بندہ ہے جو صبح سے لے کر شام تک ایسے علوم کے جوھر دکھا سکتا ہو؟ بلکہ یہ بیان بڑی عظمت وشان والا بیان تھا جس میں اول سے آخر تک ہر چیز بیان کر دی گئی۔ اسی لئے حضور ﷺ کو عالم ما کان وما یکون کہا جاتا ہے (جو کچھ تھا اور جو ہے اور جو کچھ ہوگا جاننے والے) اس حدیث پاک کو پڑھنے کے بعد کسی مسلمان کے دل میں حضور کے علم غیب کے بارے میں اونچ نیچ کا سوال پیدا ہو تو وہ اپنے ایمان کے بارے میں سوچے............

حضرت اویس قرنی کی خبر دینا

حدیث نمبر (۳۰) حضرت اُسیر بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں جب بھی یمن سے لوگ آتے تو وہ ان سے پوچھتے کیا تمہارے درمیان اویس بن عامر نامی کوئی شخص ہے؟ آخر ایک دن ملاقات ہو گئی تو آپ نے پوچھا کیا آپ اویس بن عامر ہیں؟ انہوں نے جواب دیا ہاں آپ نے پوچھا آپ کا

تعلق مراد قبیلے سے ہے اور قرن کے رہنے والے ہیں؟ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا جی ہاں! آپ نے پوچھا کیا آپ کو برص کی بیماری لاحق ہوئی تھی اور پھر آپ ٹھیک ہو گئے اور صرف ایک درہم کے برابر نشان باقی رہ گیا؟ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا آپ کی والدہ حیات ہیں؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے یمن کے امدادی مجاہدین کے ہمراہ تمہارے پاس اویس بن عامر نامی ایک شخص آئے گا۔ جس کا تعلق مراد قبیلے سے ہو گا اور وہ قرن کا رہنے والا ہو گا وہ برص کی بیماری کا شکار ہوا ہو گا اور ٹھیک ہو جانے کے بعد صرف ایک درہم جتنا نشان باقی رہ گیا ہو گا۔ اس کی والدہ ہو گی جس کا وہ فرماں بردار ہو گا۔ اگر وہ (کسی کام کے لئے) اللہ کے نام کی قسم اٹھا لے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور پورا کرے گا۔ اگر ہو سکے تو تم اس سے دعائے مغفرت کروانا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے دعائے مغفرت کے بارے میں کہا تو حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے دعائے مغفرت کی۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب حضرت اویس قرنی کے فضائل کا بیان جلد ۲ صفحہ ۳۱۵ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

سبحان اللہ: آقا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں تشریف فرما ہیں اور یمن میں اپنے عاشق کے حالات بتا رہے ہیں اس کی والدہ ہیں، اس کا وہ فرمابردار ہے، اسے برص کی بیماری تھی اب ٹھیک ہو گیا اور سارا جسم ٹھیک ہو گیا ہے

صرف درہم جتنا نشان باقی ہے۔کیا کسی شخص نے حضور ﷺ کو حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے بارے یہ باتیں بتائیں تھیں؟نہیں ناں۔تو پھر جناب غیب کیسے کہتے ہیں؟

کسی کی موت یا پیدائش کی وجہ سے ستارہ نہیں ٹوٹتا

حدیث نمبر(۳۱)امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

مجھے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا:

نبی کریم ﷺ کے ایک انصاری صحابی نے مجھے بتایا ہے،ایک مرتبہ رات کے وقت وہ لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔اسی دوران ایک ستارا ٹوٹا اوراس کی روشنی پھیلی نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ سے پوچھا!جب کوئی ستارا ٹوٹا کرتا تھا تو تم لوگ زمانہ جاہلیت میں اس سے کیا مراد لیتے تھے؟لوگوں نے عرض کیا اللہ اوراس کا رسول جانتے ہیں۔لیکن ہم یہ سمجھتے تھے آج رات کوئی عظیم آدمی پیدا ہوا ہے یا کسی عظیم آدمی کا انتقال ہوا ہے۔نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔کسی شخص کی موت یا پیدائش کی وجہ سے ستارا نہیں ٹوٹتا بلکہ جب ہمارا پروردگا کوئی فیصلہ کرتا ہے تو عرش کو اٹھانے والے فرشتے اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔پھر عرش سے قریب آسمان والے اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔یہاں تک کہ یہ تسبیح آسمان دنیا کے فرشتوں تک پہنچتی ہے۔پھر عرش اٹھانے والے فرشتوں سے قریب والے آسمان کے فرشتے پوچھتے ہیں تمہارے پروردگا نے کیا حکم ارشاد فرمایا ہے؟تو وہ انہیں

اس حکم کے بارے میں بتاتے ہیں۔ پھر اس حکم کی اطلاع تمام آسمانوں سے ہوتی ہوئی اس آسمان تک پہنچتی ہے۔ تو کوئی جن چوری چھپے ان میں سے کوئی بات اچک لیتا ہے اور اپنے ساتھیوں (کاہنوں) تک پہنچا دیتا ہے۔ تو جو ٹھیک ٹھیک بیان کرتا ہے (جن) وہ صحیح ثابت ہوتی ہے لیکن (اکثر اوقات) وہ اپنی طرف سے اس میں اضافہ کر دیتے ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب السلام باب کاہنوں کے پاس جانا حرام ہے جلد ۲ صفحہ ۲۴۰ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

اس حدیث پاک میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا کمال ظہور ہے۔ کہ رب تعالیٰ کا حکم ارشاد فرمانا اور کس ترتیب سے آسمان دنیا تک آنا۔ اور جنوں کا آسمانوں کے قریب جانا۔ اور چوری کرنا یہ سب غیب کی باتیں ہیں جو حضور فرما رہے ہیں۔ اور یہ ذہن نشین فرمالیں کہ جنوں کو جب وہ آسمان کے قریب جاتے ہیں تو انہیں تارا توڑ کر مارا جاتا ہے۔

اللہ نے تمہارا گناہ بخش دیا ہے

حدیث نمبر (۳۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد شریف میں تشریف فرما تھے ہم بھی آپ کی بارگاہ میں حاضر تھے۔ ایک شخص آیا اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے قابل حد جرم کیا ہے آپ مجھ پر حد جاری کر دیں۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، اس شخص نے اپنی بات دہراتے ہوئے پھر عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے قابل حد جرم کیا ہے مجھ پر حد قائم کر دیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پھر

خاموش رہے پھر نماز کھڑی ہوئی جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے اور تشریف لے جانے لگے تو وہ شخص بھی آپ کے پیچھے گیا۔ حضرت ابوامامہ کہتے ہیں میں بھی پیچھے چلے گیا کہ دیکھوں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جواب ارشاد فرماتے ہیں۔ وہ شخص قریب ہوا اور کہا حضور میں نے قابل حد جرم کیا ہے مجھ پر حد لگائیں۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟ جب تم اپنے گھر سے نکلے تھے تو کیا تم نے اچھی طرح وضو نہیں کیا تھا؟ اس نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے پوچھا کیا پھر تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی؟ اس نے عرض کی جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے تمہاری حد کو (راوی کو شک ہے یا شاید یہ کہا) تمہارے گناہ کو بخش دیا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب التوبہ باب بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں جلد ۲ صفحہ ۳۶۲ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

جب بندہ نیکی کرتا ہے تو اسے کوئی علم نہیں کہ اس کی نیکی قبول ہوئی کہ نہیں۔ اگر گناہ کرے تو بعد میں معافی مانگے پھر بھی کوئی علم نہیں کہ اللہ نے معاف کر دیا یا نہیں۔ لیکن ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم ہے کہ کس نے کیا خطا کی ہے اور اس کو معاف کر دیا گیا ہے یا نہیں اسی لیے اس سوالی کو آپ نے خوشخبری سنائی کہ تیرے گناہ مالک نے معاف کر دئے ہیں۔ تیری حد کو بھی معاف کر دیا ہے۔ سبحان اللہ

جنت کی نعمتیں اور جہنم کی ہولنا کی

حدیث نمبر (۳۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن اہل جہنم میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا۔ جسے دنیا سے زیادہ نعمتیں ملی تھیں پھر اسے جہنم میں غوطہ دینے کے بعد پوچھا جائے گا۔ اے ابن آدم! کیا تم نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہے؟ کیا تمہیں کبھی کوئی نعمت ملی ہے؟ وہ جواب دے گا۔ اللہ کی قسم اے میرے رب نہیں۔ پھر اہل جنت میں سے اس شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ تکلیف میں مبتلا رہا اسے جنت کا چکر لگوا کر پوچھا جائے گا اے ابن آدم! کیا تم نے کبھی کوئی پریشانی دیکھی؟ کیا کبھی کوئی سختی تم پر آئی؟ وہ جواب دے گا اللہ کی قسم! اے میرے رب نہیں۔ میں نے کبھی کوئی پریشانی نہیں دیکھی اور نہ ہی کبھی مجھ پر سختی آئی۔

(صحیح مسلم کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار باب کفار کا تذکرہ جلد۲ صفحہ۳۷۸ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

قیامت کے دن ایسا معاملہ پیش آنے والا ہے مگر مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا منظر پہلے بتا دیا۔ اس حدیث پاک میں جنت کی جو نعمتیں ہیں ان کو اجمالاً بیان کیا گیا ہے کہ ایک چکر لگانے سے دنیا کے سارے دکھ درد وغیرہ بھول جائیں گے اور جہنم میں غوطہ لگانے سے دنیا کی ساری آسائشیں (موجیں) بھول جائیں گی اس کی ہولنا کیوں، عذابوں کی وجہ سے۔ اللہ تمام

مومنوں کو جہنم سے بچائے اور جنت کی نعمتیں عطا فرمائے اور مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کل علم شریف کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

علم کی فضیلت

حدیث نمبر (۳۴) حضرت کثیر بن قیس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

دمشق کی جامع مسجد میں حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا۔ اے ابو درداء! میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر سے آیا ہوں ایک حدیث کی خاطر۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں اور میری یہاں آنے کی کوئی اور وجہ نہیں ہے۔

تو حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے پر چلے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلائے گا۔ اور علم حاصل کرنے والے کی خوشی کے لیے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور عالم کے لیے آسمانوں اور زمین کی ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہے یہاں تک کہ پانی کی مچھلیاں بھی۔ اور عبادت کرنے والوں پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی تمام ستاروں پر اور علماء کرام ہی انبیاء کرام کے وارث ہیں کیونکہ انبیاء کرام کی میراث دینار یا درہم نہیں ہوتے ان حضرات کی میراث علم دین ہے۔ جس نے اسے حاصل کر لیا اس نے بہت بڑا حصہ پالیا۔

(سنن ابوداؤد کتاب العلم باب علم کی فضیلت جلد ۲ صفحہ ۱۵۷ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

اے مہاجرین کے تنگ دست گروہ:

حدیث نمبر (۳۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں غریب مہاجرین کی جماعت میں جا بیٹھا جو کہ نیم برہنگی (تھوڑا تھوڑا ننگا ہونا) کے باعث ایک دوسرے سے بمشکل ستر چھپاتے تھے۔ اور ہم میں ایک قاری صاحب قرآن کی تلاوت کر رہے تھے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (پاس آ کر) کھڑے ہو گئے تو قاری صاحب خاموش ہو گئے۔ پس آپ نے سلام فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا تم کیا کر رہے تھے؟ ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہمیں قرآن پاک سنا رہے تھے اور ہم غور سے اللہ تعالیٰ کی کتاب سن رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگ بھی شامل فرمائے جن کے ساتھ صبر کرنیکا مجھے بھی حکم دیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان میں تشریف فرما ہو گئے اپنی ذات اقدس کو ہم میں شمار کرنے کے لیے پھر دست مبارک سے حلقہ بنانے کا اشارہ فرمایا چنانچہ سب کا رُخ آپ کی جانب ہو گیا راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے میرے سوا کسی کو نہیں پہچانا تھا۔ (نیم برہنگی کی وجہ سے وہ اس انداز سے بیٹھے تھے) پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مہاجرین کے تنگ دست گروہ! تمہیں بشارت ہو قیامت کے دن تم مکمل نور کے ساتھ امیر لوگوں سے نصف دن پہلے جنت

میں داخل ہو گے جو کہ پانچ سو برس کا دن ہے۔

(سنن ابوداؤد کتاب العلم باب قصوں کا بیان جلد ۲ صفحہ ۱۰۶ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

اس حدیث پاک میں یہ جو جملہ آیا ہے۔ کہ میرے خیال میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سوا کسی کو نہیں پہچانا تھا۔ یہ راوی کا خیال ہے۔ حضور نے نہیں فرمایا کہ ابوسعید میں نے تمہارے سوا کسی کو نہیں پہچانا۔ بھئی جو نبی غیب دان میدان محشر کا حال بیان کر رہے ہیں ان سے اپنی ہی بارگاہ اقدس میں بیٹھنے والے کیسے مخفی رہ سکتے ہیں؟

وہ مرا نہیں

حدیث نمبر (۳۶) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

ایک آدمی بیمار ہو گیا۔ تو اس پر چیخ و پکار ہونے لگی اس کا ہمسایہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ اس نے کہا میں نے دیکھا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مرا نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ لوٹا تو پھر (بیمار پر) چیخ و پکار ہوئی۔ اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پھر آ کر عرض کی کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مرا نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ لوٹا تو اس بیمار پر پھر چیخ و پکار ہوئی اس کی بیوی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیجئے اس آدمی (بیمار) نے کہا اے اللہ! لعنت۔ ہمسائے نے جا کر اسے دیکھا تو اس نے تیر سے اپنا گلا کاٹ لیا تھا۔ پس اس نے

حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا تجھے کیسے پتہ چلا؟ عرض کی میں نے اسے دیکھا کہ اس نے تیر سے اپنا گلا کاٹ لیا۔ فرمایا تم نے خود دیکھا ہے؟ عرض کی جی حضور۔ تو آپ نے فرمایا۔ اس پر میں نماز جنازہ نہیں پڑھوں گا۔

(سنن ابوداؤد کتاب الجنائز باب کیا امام خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھائے جلد ۲ صفحہ ۱۰۰ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

اس حدیث پاک کو پڑھ کر پتہ چلتا ہے کہ حبیبِ خدا ﷺ کو اپنی امت کے حالات کا علم اس تفصیل کے ساتھ ہے کہ آپ کو پتہ ہے کہ فلاں کی موت واقعہ ہوئی ہے یا نہیں۔

شاہ حبشہ کا جنازہ

حدیث نمبر (۳۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

رسول کریم ﷺ نے شاہ حبشہ (نجاشی) کے انتقال کی اسی دن خبر دے دی تھی جس دن وہ دنیا سے گئے اور آپ لوگوں کو لے کر ان کی نماز جنازہ پڑھنے کے لیے نکلے پس لوگ صف بستہ ہوئے اور آپ نے ان پر چار تکبیریں پڑھیں۔

(سنن ابوداؤد کتاب الجنائز باب مشرکوں کے شہر میں مرنے والے مسلمان کی نماز جنازہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

نجاشی اس وقت ایمان لایا تھا جب مسلمان مکہ سے ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے تو ان مسلمانوں کے سامنے حضرت نجاشی نے کہا (میں

گواہی دیتا ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں جن کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی تھی اگر میں اپنی ملکی ذمہ داری میں پھنسا نہ ہوتا تو بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہو کر ان کی نعلین مبارک اٹھانے کی سعادت حاصل کرتا۔) یہ عقیدت کا اظہار بھی اسی مقام پر ابو داؤد شریف میں موجود ہے۔ پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خاصہ تھا کہ شاہ حبشہ کی نماز جنازہ پڑھائی جو کہ لوگوں کے لیے غائبانہ تھی مگر رب کے حبیب کے لیے شاہ حبشہ کی میت حاضر تھی غائب نہیں تھی۔

فتنے کا سرغنہ

حدیث نمبر (۳۸) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور قیامت تک کوئی ایسی بات نہیں جو آپ نے بیان نہ کی ہو۔ یاد رکھا جس نے یاد رکھا۔ بھول گیا جو اسے بھول گیا۔ میرے یہ ساتھی جانتے ہیں جب ان میں سے کوئی بات واقع ہوتی ہے تو مجھے یاد آ جاتا ہے۔ جیسے کوئی ایسے شخص کے سامنے بیان کرے جو موجود نہ ہو جب سامنے آئے تو جان لے (کہ یہ وہی ہے جس کے سامنے میں نے بات کی تھی) اس سے اگلی روایت میں بھی جناب حذیفہ ہی بیان کر رہے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی فتنے کے سرغنہ کو نہیں چھوڑا جو دنیا کے ختم ہونے تک ہوگا اور اس کے ساتھی تین سو تک ہوں گے یا اس سے زیادہ مگر وہ ہمیں نام لے کر بتا دیا اور اس کے باپ کا نام

اور اس کے قبیلے کا نام۔

(سنن ابوداؤد کتاب الفتن والملاحم جلد۲ صفحہ ۲۴۰ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر (۳۹) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر زمانے کی زندگی کا ایک دن بھی باقی رہ گیا تب بھی اللہ تعالیٰ ایک ایسے فرد (مرد کامل) کو کھڑا کرے گا جو میرے اہل بیت سے ہوگا اور زمین کو عدل وانصاف سے ایسے بھر دے گا جیسے وہ ظلم وستم سے بھر گئی ہوگی۔

(سنن ابوداؤد کتاب الفتن باب حضرت امام مہدی کا ذکر جلد۲ صفحہ ۲۳۸ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

اس حدیث پاک کے ماقبل اور مابعد والی حدیث میں یہاں تک سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتادیا کہ وہ میرے ہم نام ہونگے اور جو میرے والد گرامی کا نام ہے ان کے والد کا نام بھی وہی ہوگا۔ میری نسل سے ہونگے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد سے ہونگے۔ اور ان کی پیشانی کشادہ ہوگی ۔ ناک اونچی ہوگی اور وہ سات سال حکومت کریں گے۔

مجددین کی خبر

حدیث نمبر (۴۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ اس امت کے لیے ہر صدی کے آغاز میں ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو اس کے لیے اس کے دین کو درست کر دیا کرے گا۔

(سنن ابوداؤد کتاب الملاحم باب سو سالہ کا بیان جلد ۲ صفحہ ۲۴۰ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور

اس حدیث پاک میں حضور رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے مجددین کے متعلق ذکر خیر فرمایا ہے کہ وہ ہر صدی کے آغاز میں پیدا ہوں گے ۔کیونکہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی بن کر تشریف لائے قیامت تک کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔تو دین اسلام پر مختلف زمانوں میں جو گرد پڑھ جاتی تھی یا پڑتی رہے گی۔اللہ کے فضل سے یہ حضرات اس گرد کو صاف کرتے رہیں گے۔اور اسلام کی خدمت کرتے رہیں گے۔اس حدیث پاک کے تحت علامہ عبدالحکیم خاں اختر شاہ جہاں پوری نے مجددین کے متعلق لکھا ہے کہ اب تک کون کون مجددین تشریف لا چکے ہیں۔

پہلی صدی (۱) حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ المتوفی ۱۰۱ھ

دوسری صدی (۱) حضرت امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہا لمتوفی ۲۰۴ھ

(۲) حضرت امام حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۲۰۴ھ

تیسری صدی (۱) حضرت امام ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳۳۰ھ

(۲) حضرت امام ابومنصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳۳۳ھ

(۳) حضرت امام محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳۱۱ھ

(۴) حضرت امام ابوجعفر طحاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳۲۱ھ

چوتھی صدی (۱) حضرت امام ابوحامد الاسفرائنی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۴۷۱ھ

پانچویں صدی (۱) حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۵۰۵ھ

چھٹی صدی (۱) حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۶۰۶ھ

ساتویں صدی (۱) حضرت امام تقی الدین بن دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۷۰۲ھ

آٹھویں صدی (۱) حضرت حافظ زین الدین عراقی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۸۰۶ھ

(۲) حضرت امام سراج الدین بلقینی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۸۶۸ھ

(۳) حضرت امام شمس الدین جزری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۸۳۳ھ

نویں صدی (۱) خاتم الحفاظ حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۹۱۱ھ

(۲) حضرت امام شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۹۰۲ھ

دسویں صدی (۱) محدث کبیر حضرت امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۰۱۴ھ

(۲) حضرت علامہ شمس الدین شہاب رملی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی

گیارہویں صدی (۱) حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۰۳۴ھ

آپ نہ صرف گیارہویں صدی بلکہ دوسرے ہزار سالہ دور کے بھی مجدد ہیں اس اعتبار سے اگر آپ کو مجدد اعظم کہا جائے تو بجا ہے،

(۲) خاتم المحققین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۰۵۲ھ

بارہویں صدی (۱) سلطان محی الدین اورنگزیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی ۱۱۱۸ھ

(۲) حضرت امام محمد عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۱۲۲ھ

(۳) حضرت امام عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۱۴۳ھ

تیرھویں صدی (۱) حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۲۳۹ھ

حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۲۴۰ھ

چودھویں صدی (۱) حضرت امام الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۴۰ھ

(۲) محقق دوراں حضرت امام یوسف بن اسمٰعیل نبھانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۵۰

ہم نے اس فہرست میں ان حضرات کا ذکر کیا ہے جن کے مجدد ہونے پر اکثر بزرگوں کا اتفاق ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ اسلام کی قوت علمیہ (علمائے کرام) ہو یا قوت دفاعیہ (سلاطین عظام) سب کی سرپرست قوت روحانیہ ہی ہوتی ہے۔ یعنی حضرات اولیاء اللہ۔ ملت اسلامیہ کے اندر اولیاء اللہ کا وجود اس طرح ہے جیسے جسم کے اندر روح۔

مقام وسیلہ

حدیث نمبر (۴۱) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم مؤذن کی آواز سنو تو وہی کہو جو وہ کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود پاک پڑھو کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو کیونکہ جنت میں ایک اعلیٰ مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک کو ہی ملے گا اور مجھے امید ہے وہ بندہ میں ہی ہوں۔ پس جو میرے لیے وسیلہ مانگے گا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگی۔

(سنن ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب اذان کی آواز سن کر کیا کہے جلد ا صفحہ ۸۸ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

کیا بات ہے علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ بھئی! جنت میں صرف ایک ہی مقام ہے اور اس کا نام بھی بتادیا۔ وسیلہ، سبحان اللہ اور وہ ملے گا بھی صرف آپکو، ماشاء اللہ۔ الحمد اللہ

امام کے پیچھے قراءت

حدیث نمبر (۴۲) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز (ظہر) پڑھائی جب فارغ ہوئے تو فرمایا تم میں سے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی کس نے پڑھا؟ ایک آدمی نے عرض کی حضور میں نے، فرمایا میں جان گیا تھا کہ تم میں سے کوئی مجھ سے جھگڑا کر رہا ہے۔

(سنن ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب جس کہ نزدیک قراءت ہے جبکہ آواز سے نہ پڑھا جور ہا ہو۔ جلد ا صفحہ ۱۲۸ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھاتے ہوئے جان لیا جبکہ آپ کا

چہرا انور آگے تھا۔ اور نمازیوں میں سے صرف ایک آدمی نے ہی پڑھا تھا۔ باقی سب خاموش تھے تو جس نے جو پڑھا تھا۔ اس کی آواز اوروں نے نہ سنی کیونکہ اس نے بالکل آہستہ ہی پڑھا تھا۔ مگر نبی غیب دان نے بتادیا کہ صرف ایک نے ہی پڑھا ہے اور وہ بھی سورۃ سبح اسم الخ پتہ چلا حضور انور ﷺ کا چہرہ اگرچہ آگے کی طرف تھا لیکن خبر سب نمازیوں کے ظاہر و باطن کی تھی۔

اس سے درگزر کرو

حدیث نمبر (۴۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

تم سے پہلے (زمانے کے) ایک شخص کی روح سے فرشتے ملے اور دریافت کیا، کہ کیا تم نے کوئی نیکی کی ہے؟ تو اس نے جواب دیا نہیں فرشتوں نے کہا یاد تو کرو! تو وہ شخص بولا میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے ملازمین کو یہ ہدایت کرتا تھا کہ وہ تنگ دست (مقروض) کو مہلت دیں اور خوشحال (مقروض) کے ساتھ درگزر سے کام لیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا (اے فرشتو) تم اس سے درگزر کرو۔

(صحیح مسلم کتاب المساقاۃ والمزارعہ باب تنگ دست کو مہلت دینے کی فضیلت جلد ۲ صفحہ ۲۸ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

ہمارا ایمان ہے کہ حضور اقدس ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام اولین و آخرین کا علم عطا فرمایا ہے اسی لیے تو گزشتہ امتوں میں سے فوت ہونے والے ایک آدمی کے متعلق فرما رہے ہیں کہ وہ کرتا کیا تھا دنیا میں۔ اور اس

کے ساتھ عالم برزخ میں فرشتوں نے کیا سلوک کیا۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا فیصلہ

حدیث نمبر (۴۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دو خواتین اپنے اپنے بچوں کے ہمراہ جا رہی تھیں۔ ایک بھیڑیا آیا اور ان دونوں میں سے ایک بچے کو اٹھا کر لے گیا، ان میں سے ایک نے اپنی ساتھ والی خاتون سے کہا بھیڑیا تمہارے بچے کو لے گیا ہے۔ اس نے کہا کہ تیرے بچے کو لے گیا۔ ان دونوں نے اپنا مقدمہ حضرت داؤد علیہ السلام کی بارگاہ میں پیش کیا تو آپ نے (بات سن کر) فیصلہ بڑی عمر کی خاتون کے حق میں کر دیا۔ پھر وہ دونوں حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے حضرت سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ میں گئیں اور انہیں اس بارے میں بتایا حضرت سلیمان علیہ اسلام نے حکم دیا ایک چھری لاؤ میں اس بچے کے دو ٹکڑے کر کے دونوں میں تقسیم کر دیتا ہوں تو چھوٹی عمر والی خاتون نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ یہ اسی خاتون کا بچہ ہے (میرا نہیں اسی کو دے دیں ٹکڑے نہ کریں) تو حضرت سلیمان علیہ اسلام نے فیصلہ کم عمر والی خاتون کے حق میں کر دیا اور بچہ اسے دے دیا۔

(صحیح مسلم کتاب الاقضیۃ باب مجتہدین کے اختلاف کے بیان میں جلد ۲ صفحہ ۸۷ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

زکوۃ نہ دینے کی سزا

حدیث نمبر (۴۵) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ کعبہ شریف کے سائے میں تشریف فرما تھے۔ مجھے آتا ہوا دیکھ کر فرمانے لگے۔ رب کعبہ کی قسم وہی لوگ خسارے میں ہیں (حضرت ابوذر کہتے ہیں) میں نے سوچا مجھے کیا ہوا ہے؟ شاید میرے بارے کوئی آیت نازل ہوئی ہے۔ میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ مال جمع کرنے والے مگر جس نے ایسے ایسے دیا، آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ فرمایا: آگے، دائیں، بائیں پھر فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کوئی شخص جب مرتا ہے اور اونٹ گائے وغیرہ چھوڑ جاتا ہے، جنکی زکوۃ اس نے ادا نہ کی قیامت کے دن وہ جانور نہایت بڑے اور موٹے ہو کر اس کے پاس آئیں گے۔ اپنے کھروں سے اسے روندیں گے اور سینگوں سے اسے ماریں گے جب آخری چلا جائے گا۔ پھر پہلا دوبارہ آجائے گا۔ حتیٰ کہ لوگوں کا حساب ہو جائے گا۔

(جامع ترمذی ابواب الزکوۃ باب زکوۃ نہ دینے پر سزا جلد ا صفحہ ۸۷ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

سب سے پہلے جن لوگوں کا فیصلہ ہوگا

حدیث نمبر (۴۶) حضرت شفی اصبحی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں

میں مدینہ شریف گیا، ایک آدمی کے گرد لوگ جمع ہیں میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ میں ان کے قریب ہوا حتی کہ ان کے سامنے جا بیٹھا آپ لوگوں کو حدیث پاک بیان کر رہے تھے۔ جب حدیث پاک ختم کی تو لوگ چلے گئے پھر میں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی رہ گئے۔ میں نے عرض کی حضور آپ کو فلاں فلاں واسطہ دیتا ہوں مجھے کوئی حدیث پاک سنائیں جسے آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا سمجھا اور جان لیا۔

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں:

میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جسے میں نے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا سمجھا اور جانا، پھر آپ سسکیاں لینے لگے حتی کہ بے ہوش ہو گئے تھوڑی انتظار کے بعد آپ کو ہوش آیا تو فرمایا میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جسے میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اسی مقام پر اس وقت ہم دونوں کے علاوہ کوئی تیسرا آدمی موجود نہ تھا۔ پھر آپ سسکیاں لینے لگے حتی کہ بے ہوش ہو گئے جب ہوش آیا تو منہ پونچھا اور فرمایا میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جسے میں نے اسی مقام پر اپنے آقا سے سنا تھا اور ہم دونوں کے سوا تیسرا آدمی موجود نہ تھا۔ پھر آپ سسکیاں لینے لگے حتی کہ بے ہوش ہو گئے اور منہ کے بل جھک گئے میں نے کافی دیر تک آپ کو سہارا دیا پھر ہوش آیا تو

فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالی بندوں کی طرف متوجہ ہوگا تا کہ ان کے درمیان فیصلہ فرما دے تمام امتیں گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوں گی سب سے پہلے تین آدمیوں کو بلایا جائے گا۔ حافظ قرآن، شہید، مالدار، اللہ تعالی قاری سے فرمائے گا کیا میں نے تمہیں وہ کلام نہ عطا کی جسے میں نے اپنے رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا؟ عرض کرے گا ہاں یا رب۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے اپنے علم پر کتنا عمل کیا؟ وہ کہے گا میں رات دن اس کی تلاوت کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹ کہہ رہا ہے فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو چاہتا تھا کہ لوگ کہیں فلاں (بڑا) قاری ہے۔ پس تجھے کہا گیا۔ مالدار کو لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تجھے (مال میں) وسعت نہ دی کہ تجھے کسی کا محتاج نہ رکھا؟ عرض کرے گا ہاں یا رب۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری دی ہوئی دولت سے کیا عمل کیا؟ عرض کرے گا میں قرابتداروں سے صلہ رحمی کرتا اور خیرات کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے، فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو چاہتا تھا کہ کہا جائے فلاں بہت سخی ہے۔ پس ایسا کہا گیا۔ پھر شہید کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو کس لیے قتل ہوا؟ وہ عرض کرے گا تو نے مجھے اپنے راستے میں جہاد کا حکم دیا پس لڑا حتی کہ قتل ہو گیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیری نیت یہ تھی کہ کہا جائے فلاں بڑا بہادر ہے پس کہا گیا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

اپنا دست مبارک میرے زانوں پر مارتے ہوئے فرمایا اے ابو ہریرہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے پہلے ان ہی تین آدمیوں سے جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔ نیز! یہی حدیث پاک ایک آدمی نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آکر بیان کی تو آپ نے فرمایا ان تینوں کا یہ حشر ہے تو باقی لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ پھر آپ بہت روئے حتیٰ کہ ہم نے خیال کیا شاید آپ فوت ہو جائیں گے۔

(جامع ترمذی ابواب الزہد باب ریا کاری طلب شہرت جلد۲ صفحہ ۶۱ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

مفلس کون ہے؟

حدیث نمبر (۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مفلس کون ہے؟

صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کے پاس نہ کوئی پیسہ ہو اور نہ ہی کوئی سامان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے پاس نماز، روزہ، اور زکوۃ ہوں گی لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی کسی پر تہمت لگائی ہوگی اور کسی کو مارا ہوگا۔ پس وہ بیٹھا ہوگا اور لوگ (ان جرائم کے) بدلے اس کی نیکیاں لے جارہے ہوں اگر گناہوں کا بدلہ پورا ہونے سے پہلے نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان کے گناہ اس پر ڈالے جائیں گے پھر اسے جہنم کی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

(جامع ترمذی ابواب صفۃ القیامۃ باب حساب اور بدلہ جلد۲ صفحہ ۱۴۶ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

سورج کا قریب ہونا

حدیث نمبر (۴۸) حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا! آپ نے فرمایا:

قیامت کے دن سورج بندوں کے قریب کر دیا جائے گا حتیٰ کہ ایک یا دو میل کی مسافت پر ہوگا۔ سلیم بن عامر فرماتے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ کونسا میل مراد ہے زمین کی مسافت کا یا وہ جس سے سرمہ لگایا جاتا ہے فرمایا پھر سورج ان کو پگھلائے گا حتیٰ کہ ہر کوئی اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ڈوب جائے گا۔ بعض ٹخنوں تک، بعض گھٹنوں تک، کچھ لوگ کمر تک اور بعض لوگوں کو پسینہ لگام دے گا راوی فرماتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ مبارک سے اپنے منہ کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔ یعنی (یہاں تک) لگام دے گا۔

(جامع ترمذی ابواب صفۃ القیامۃ باب سورج کا قریب ہونا جلد۲ صفحہ ۱۲۴ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

جنت کے سو درجے ہیں

حدیث نمبر (۵۹) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنت میں سو درجے ہیں ہر دو کے درمیان زمین و آسمان کے درمیان جتنا فاصلہ ہے۔ جنت فردوس سب سے اوپر والا درجہ ہے، اس سے

جنت کی چار نہریں پھوٹتی ہیں اس سے اوپر عرش ہے۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو جنت فردوس ہی مانگو۔

(جامع ترمذی ابواب صفۃ الجنۃ باب جنت کے درجات جلد۲ صفحہ۶۷ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

جنت میں داخل ہونے والا پہلا گروہ:

حدیث نمبر (۵۰) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جنت میں داخل ہونے والا پہلا گروہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا دوسرا گروہ آسمان کے نہایت روشن ستارے کے رنگ پر ہوگا۔ ہر مرد کے لیے دو (خصوصی) بیویاں ہوں گی اور عورت پر ستر جوڑے ہوں گے جن میں سے اس کی پنڈلی کا مغز نظر آتا ہوگا۔ (اعلیٰ حسن ولطافت کی وجہ سے)

(جامع ترمذی ابواب صفۃ الجنۃ باب جنت کی عورتیں جلد۲ صفحہ۶۷ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

موت کو ذبح کر دیا جائے۔

حدیث نمبر (۵۱) حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن موت کو سیاہ اور سفید رنگ کے مینڈھے کی شکل میں لا کر جنت و دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا اور پھر ذبح کر دیا جائے گا اس حال میں کہ وہ (اہل جنت و دوزخ) دیکھ رہے ہوں گے۔ پس اگر کوئی

خوشی سے مرتا تو جنتی مرتے اور غم سے مرتا تو جہنمی مرتے۔

(جامع ترمذی ابواب صفۃ الجنۃ باب اہل جنت ودوزخ کا ہمیشہ اس میں رہنا جلد ۲ صفحہ ۹۷ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

ہمیں کبھی کبھی دیکھنے سننے میں آتا ہے کہ فلاں نے جب اپنے عزیز کی وفات کا سنا تو وہ بھی غم سے دنیا سے چلا گیا۔ اور کبھی کبھی ایسا بھی سننے میں آتا ہے فلاں آدمی نے بہت بڑا کام مکمل کیا جب دیکھا تو خوشی سے ہی چل بسا۔ یہ سب ہماری باتیں ہی ہیں اس میں حقیقت کوئی نہیں۔ حقیقت وہی ہے جو حدیث پاک میں مذکور ہوئی ہے کہ خوشی اور غم سے اگر کوئی مرتا تو جنتی اور جہنمی مرتے موت کو ذبح ہوتے دیکھ کر۔ پتہ چلا ہر ایک کو موت تب ہی آتی ہے جب اس کی زندگی کے دن پورے ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بواسطہ مصطفیٰ ﷺ ہم تمام مسلمانوں کو ایمان پر ہی موت عطا فرمائے۔ آمین۔ آمین۔ ثم آمین

حضرت جبریل کا جنت ودوزخ دیکھنا

حدیث نمبر (۵۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا تو جبریل امین علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا کہ جنت اور اس کے ساز وسامان کو دیکھو حضور فرماتے ہیں جب جبریل امین علیہ اسلام آئے جنت اور اس کے ساز و سامان کو دیکھ کر واپس ہوئے اور عرض کیا۔ اے اللہ! تیری عزت کی قسم جو بھی

اسکے بارے سنے گا اسمیں داخل ہونے کی کوشش کرے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے تکلیف دہ امور سے گھیر دیا گیا۔ پھر جبریل علیہ السلام کو حکم ہوا دوبارہ جاؤ اور اہل جنت کے لیے تیار کیا گیا سامان وغیرہ دیکھو۔ جب وہ دوبارہ آئے تو دیکھا اسے مصائب سے گھیر دیا گیا۔ تو پھر رب کے حضور عرض کی اے اللہ! تیری عزت کی قسم مجھے ڈر ہے کوئی بھی اس میں داخل نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اب جا کر جہنم اور جو کچھ اس میں جہنمیوں کے لیے تیار کیا گیا ہے اس کو دیکھو۔ جبریل امین علیہ السلام نے دیکھا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے پر سوار ہو رہا ہے واپس آ کر رب کی بارگاہ میں عرض کی تیری عزت کی قسم اس کے بارے میں جو بھی سنے گا۔ داخل ہونے کے لیے تیار نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے شہوات سے گھیر دیا گیا۔ پھر جبریل علیہ السلام کو حکم ہوا اب جا کر دیکھو۔ جبریل علیہ السلام نے دیکھ کر رب کی بارگاہ میں عرض کی اے اللہ! مجھے تیری عزت کی قسم اس میں داخل ہونے کی ہر کوئی کوشش کرے گا۔ کوئی بھی پیچھے نہیں رہے گا۔

(جامع ترمذی ابواب صفۃ الجنۃ باب جنت تکالیف کے ساتھ اور جہنم خواہشات سے گھری ہوئی ہے جلد ۲ صفحہ ۸۰ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

اسلام کی ابتداء اور انتہا غریبوں سے ہے:

حدیث نمبر (۵۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اسلام غربت کے ساتھ شروع ہوا اور عنقریب غریبوں ہی کی طرف لوٹ (کر رہ) جائے گا جیسے اس کا آغاز ہوا پس غرباء کے لیے (جنت کی)

خوشخبری ہے۔

(جامع ترمذی ابواب الایمان باب اسلام کی ابتداء وانتہا غریبوں سے ہے جلد۲صفحہ۸۷مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

یہ بات نظر آنے لگی ہے کہ دین غریبوں میں تھا اور غریبوں کی طرف ہی آیا ہے۔ مثلاً آج کل جو بڑے بڑے شہروں میں ہوسنگ سوسائیٹیاں بنی ہوئی ہیں وہاں پر اسلامی تہوار کا پتہ ہی نہیں چلتا۔ مالدار لوگوں کے پاس اتنی فرست ہی نہیں ہوتی کہ دین کے لیے کچھ وقت نکالیں ۔اوران کے بچوں کے بھی شوق اور ہی ہوتے ہیں۔ نعوذ باللہ۔ لیکن غریبوں کے محلوں میں جا کر دیکھو۔ میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، گیارھویں شریف، صحابہ کرام ،خصوصاً خلفائے راشدین، اہل بیت کرام کے ایام وفات وشہادت وغیرہم یہ باتیں غریبوں میں نظر آتی ہیں۔ ماشاء اللہ۔ مگر امراء میں الا ماشاء اللہ

جنت کہتی ہے اے اللہ!

حدیث نمبر (۵۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت مانگے ،جنت کہتی ہے اے اللہ! اسے جنت میں داخل فرمادے اور جو شخص تین بار دوزخ سے پناہ مانگے دوزخ کہتی ہے اے اللہ! اسے دوزخ سے پناہ عطا فرما۔

(جامع ترمذی ابواب صفۃ الجنۃ باب جنت کی نہریں جلد۲صفحہ۸۰مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

دنیا کی آگ

حدیث نمبر (۵۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمہاری یہ (دنیاوی) آگ جسے انسان جلاتے ہیں جہنم کی حرارت میں سے ایک جزء ہے صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم! یہی کافی (تیز) ہے آپ نے فرمایا اس کو انہتر اجزا؟ بڑھایا گیا ہر جزء کی گرمی اس (آگ) کے برابر ہے۔

(جامع ترمذی ابواب صفۃ الجہنم۔ باب دنیوی آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے جلد ۲ صفحہ ۸۳ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

حضرت سعد بن معاذ صلی اللہ علیہ وسلم کے رومال

حدیث نمبر (۵۵) حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ریشمی کپڑا پیش کیا گیا لوگ اس کی نرمی پر تعجب کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس پر تعجب کرتے ہو؟ حالانکہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنتی رومال اس سے بھی اچھے ہوں گے۔ (اس سے آگے والی حدیث میں) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ غنہ کا جنازہ رکھا ہوا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے ان کے لیے رحمٰن کا عرش بھی متحرک ہوا (وجد کرنے لگا)۔

(جامع ترمذی ابواب المناقب مناقب حضرت سعد بن معاذ جلد۲ صفحہ ۲۲۰ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

جب دجال کا خروج ہوگا

حدیث نمبر (۵۶) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

جب دجال کا خروج ہوگا۔ تو ایک مسلمان اس کی طرف جائے گا۔ دجال کے سپاہی اس سے دریافت کریں گے تم کہاں جانا چاہتے ہو؟ وہ جواب دے گا میں اس کے پاس جانا چاہتا ہوں جس کا خروج ہوا ہے۔ وہ سپاہی پوچھیں گے تم ہمارے پروردگار (دجال) پر ایمان نہیں رکھتے؟ وہ مسلمان کہے گا ہمیں اپنے پروردگار کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے۔ وہ سپاہی کہیں گے اسے قتل کر دو تو ان میں سے کچھ بولیں گے تمہیں پروردگار نے منع نہیں کیا کہ کسی کو تم نے قتل نہیں کرنا؟ پھر وہ سپاہی اس مسلمان کو دجال کے پاس لے کر جائیں گے۔ جب وہ مومن دجال کو دیکھے گا تو کہے گا یہ وہی ہے جس کا ذکر ہمارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ نے کیا ہے۔ پھر کہے گا اسے پکڑ لو اور اس کی پشت۔ پیٹ اور سر پر مارو چنانچہ اس کے حکم پر عمل کیا جائے گا۔ پھر دجال اس مومن سے پوچھے گا تم مجھ پر ایمان لاتے ہو؟ وہ کہے گا تم ہی مسیح کذاب ہو۔ پھر اس شخص کو آرے کے ساتھ چیرا جائے گا سر سے لے کر پاؤں تک دو ٹکڑے ہو جائیں گے پھر دجال ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا پھر کہے گا زندہ ہو جا تو وہ (مومن) زندہ ہو جائے گا۔ پھر دجال اس

سے پوچھے گا تم مجھ پر ایمان لاتے ہو؟ وہ کہے گا مجھے اور بھی زیادہ یقین ہو گیا (کہ تو جھوٹا ہے) پھر وہ مومن کہے گا اے لوگو! یہ دجال میرے بعد کسی کے ساتھ ایسا نہیں کر سکے گا۔ پھر دجال پکڑ کر اسے ذبح کرنا چاہے گا لیکن اس کی گردن تانبے کی بن جائے گی (قدرتی طور پر) دجال اسے قتل نہ کر سکے گا تو وہ (دجال) اس مومن کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں پکڑ کر اسے وہاں پھینک دے گا جس کو لوگ آگ سمجھیں گے حالانکہ اسے جنت میں ڈالا جائے گا۔ نبی غیب دان ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ مومن شہادت کے اعتبار سے سب سے عظیم مرتبہ پر فائز ہوگا۔

(صحیح مسلم کتاب الفتن واشراط الساعۃ باب دجال کا ذکر جلد۲ صفحہ ۴۰۸ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حدیث نمبر (۵۷) حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

ایک دن نبی کریم ﷺ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے ایسا پرتاثیر بیان فرمایا کہ ہم نے گمان کیا شاید وہ کھجور کے کسی باغ میں ہوگا۔ جب ہم شام کے وقت آپ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہماری کیفیت محسوس فرمائی اور پوچھا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ صبح آپ نے دجال کا ذکر کیا تھا اور ایسا پرتاثیر بیان فرمایا کہ ہم یہ سمجھے کہ شاید وہ کھجور کے کسی باغ میں موجود ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے تمہارے بارے میں دجال کی بجائے دیگر امور (کچھ اور باتوں) کا اندیشہ ہے۔ جب میں

تمہارے درمیان موجود ہوں۔ اگر اس دوران وہ نکلے تو تمہاری بجائے میں اس کا مقابلہ کروں گا۔ اگر وہ اس وقت نکلا جب میں (بظاہر) تمہارے درمیان موجود نہ ہوا تو ہر شخص خود اس کو مقابلہ کرے گا۔ اور میرے دنیا سے (بظاہر) پردہ فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ ہی ہر مسلمان کا نگہبان ہے (دجال گھنگریالے بالوں والا نوجوان ہوگا۔ جس کی ایک آنکھ پھولی ہوئی ہوگی۔ میں اسے عبد العزیٰ ابن قطن کا مشابہ قرار دیتا ہوں۔ تم میں جس شخص کا اس سے سامنا ہو وہ اس کے سامنے سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ اس کا خروج شام اور عراق کے درمیان ہوگا اور وہ اپنے آس پاس فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو! تم ثابت قدم رہنا۔ (راوی کہتے ہیں) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ دنیا میں کتنا عرصہ رہے گا۔ آپ نے فرمایا چالیس دن تک جن میں ایک دن ایک سال کی برابر ہوگا ایک دن ایک مہینے کے برابر ہوگا اور ایک دن ایک ہفتے کے برابر ہوگا باقی عام دنوں جیسے ہوں گے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو دن ایک سال کے برابر ہوگا اس دن ایک ہی دن کی (پانچ) نمازیں پڑھنا ہمارے لیے کافی ہوگا؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ تم اندازے کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرنا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ روئے زمین پر کتنی تیزی سے چلے گا؟ آپ نے فرمایا: اس بادل کی طرح جسے ہوا دھکیل کر لا رہی ہو۔ وہ کچھ لوگوں کے پاس آئے گا اور انہیں دعوت دے گا وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور دعوت قبول کر لیں گے تو اس کے کہنے سے آسمان بارش نازل کرے گا اور زمین سبزہ اگائے گی جن لوگوں کے

جانور چرنے کے لیے گئے تھے جب وہ واپس آئیں گے تو اس کے کوہان لمبے ہوں گے، ان کے تھن بھرے ہوئے ہوں گے، ان کے پیٹ موٹے ہوں گے۔ پھر وہ (دجال) کچھ اور لوگوں کے پاس آئے گا اور انہیں دعوت دے گا وہ لوگ اس کی دعوت مسترد کر دیں گے۔ دجال ان لوگوں کو چھوڑ کر چلا جائے گا۔ تو اگلے دن وہ لوگ قحط سالی کا شکار ہو جائیں گے۔ اور ان کا کوئی مال نہیں بچے گا۔ پھر دجال کسی بنجر زمین کے پاس سے گزرے گا تو اسے حکم دے گا تو میرے لیے اپنے خزانے نکال دے! تو جیسے شہد کی مکھیاں اکٹھی آتی ہیں۔ ایسے وہ خزانے یکے بعد دیگرے اس کے پاس آئیں گے۔ پھر وہ ایک نوجوان آدمی کو بلا کر اسے تلوار مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا۔ پھر دجال اس آدمی (مقتول) کو بلائے گا تو وہ نوجوان (زندہ ہو کر) ہنستا ہوا اس کی طرف آجائے گا اس کا چہرہ چمک رہا ہو گا اسی دوران اللہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام و رضی اللہ عنہا کو مبعوث فرمائے گا۔ وہ جامع مسجد دمشق کے مشرقی مینارے کے نزدیک دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھ کر زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے نزول فرمائیں گے۔ جب وہ اپنا سر مبارک جھکائیں گے تو اس سے پسینے کے قطرے ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو وہ قطرے موتیوں کی طرح چمکیں گے۔ جس بھی کافر کو ان کی سانس کی خوشبو محسوس ہو گی وہ زندہ نہیں رہے گا (مر جائے گا) اور ان کی خوشبو اتنی دور تک جائے گی جتنی دور نظر جاتی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کا پیچھا کریں گے اور لدنامی دروازے کے پاس اس تک پہنچ جائیں گے اور

اسے وہیں قتل کر دیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پاس لوگ آئیں گے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ اس (دجال) کے شر سے محفوظ رکھا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے چہرے پر ہاتھ مبارک پھیریں گے اور ان کو جنت میں ان کے درجات بارے میں بتائیں گے اسی دوران اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فرمائے گا کہ میں نے اپنے کچھ ایسے بندوں کو چھوٹ دی ہے جن کے ساتھ کوئی جنگ نہیں کر سکتا۔ تم ان مسلمانوں کو لے کر پناہ کے لیے کوہ طور پر چلے جاؤ۔ پھر اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کو بھیجے گا۔ جو بلندی سے تیزی کے ساتھ نیچے کی طرف آئیں گے ان کے ابتدائی دستے طبرستان کے سمندر کے پاس سے گزریں گے اس کا سارا پانی پی جائیں گے ۔حتیٰ کہ بعد میں آنے والے یہ کہیں گے یہاں کبھی پانی تھا ہی نہیں۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں سمیت قلعہ بند ہو جائیں گے اور اس وقت بیل کا سر ان لوگوں کے نزدیک اس سے زیادہ بہتر ہوگا جتنا آج تمہارے نزدیک سو دینار ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان (یاجوج موجوج) کی گردن میں ایک بیماری پیدا کر دے گا۔ جس کی وجہ سے سب مر جائیں گے۔ پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی میدان میں آئیں گے تو میدان کے اندر ایک بالشت کے برابر بھی ایسی جگہ نہیں ہوگی جہاں ان کی گندگی کی بدبو نہ ہو پھر اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ایسے پرندے بھیجے گا جو بختی اونٹوں کی

گردنوں جیسے ہوں گے وہ انہیں اٹھا کر جہاں اللہ چاہے گا وہاں پھینک آئیں گے پھر اللہ تعالیٰ بارش نازل فرمائے گا جو زمین کو صاف ستھرا کر دے گی اور ہر گھر خواہ وہ مٹی سے بنا ہوا ہو یا مٹی کا خیمہ ہو سب کچھ آئینے کی طرح صاف ہو جائے گا۔ پھر زمین کو حکم ہو گا۔ تم اپنے پھل اگاؤ! اور اپنی برکتیں لوٹا دو اس دن ایک جماعت ایک انار کھا کو (سیر ہو جائے گی) اور اس (انار کا درخت اتنا بڑا ہو گا کہ وہ جماعت) کے سائے میں بیٹھ جائے گی۔ پیداوار میں اتنی برکت ہو گی کہ ایک اونٹنی کا دودھ کئی لوگوں کے لیے کافی ہو گا۔ اور ایک گائے کا دودھ پورے قبیلے کے لیے کافی ہو گا اور ایک بکری کا دودھ سارے گھر والوں کے لیے کافی ہو گا۔

کچھ عرصہ یہی صورتحال رہے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا۔ جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے سے لگے گی اور ہر مومن اور مسلمان کی روح قبض کر لے گی اور بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح سر عام صحبت کریں گے انہی لوگوں پر قیامت قائم ہو گی۔

(صحیح مسلم کتاب الفتن اشراط الساعۃ باب دجال کا ذکر جلد ۲ صفحہ ۴۰۶ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

سبحان اللہ کیا شان ہے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی اتنی تفصیل مستقبل کے بارے بیان فرما دی اب بھی پڑھ کر کوئی کہے کہ علم غیب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل نہیں ہے۔ تو اس کی قسمت۔۔۔۔۔۔۔

کل کون کس جگہ مارا جائے گا

حدیث نمبر (۵۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ اور مدینہ کے درمیان سفر کر رہے تھے ہم نے چاند دیکھنے کی کوشش کی میری نظر تیز تھی میں نے چاند دیکھ لیا۔ لیکن میرے علاوہ کسی اور نے چاند نہ دیکھا۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا آپ کو چاند نظر نہیں آیا؟ انہیں چاند نظر نہیں آرہا تھا۔ حضرت عمر بولے میں عنقریب اسے دیکھ لوں گا۔ جب میں اپنے بچھونے پر لیٹا ہوں گا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے ساتھ اہل بدر کے بارے میں گفتگو کرنے لگے اور فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پہلے بتا دیا تھا۔ کہ کل کون (کافر) کس جگہ مارا جائے گا؟ آپ یہ فرماتے رہے کل اگر اللہ نے چاہا تو فلاں یہاں مارا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس ذات کی قسم! جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے آپ نے جو لکیریں کھینچی تھیں وہ لوگ ان سے ذرا بھی نہیں ہٹے (جنگ ختم ہونے کے بعد) انہیں اوپر تلے ایک کنویں میں ڈال دیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ تشریف لائے اور فرمایا: اے فلاں بن فلاں! اے فلاں بن فلاں! اللہ نے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے ساتھ جو وعدہ کیا تھا۔ کیا تم نے اسے سچ پا لیا ہے؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ جو وعدہ کیا تھا میں نے اسے سچ پا لیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایسے اجسام کو کس طرح مخاطب کر سکتے ہیں جن میں ارواح موجود نہیں ہیں آپ نے

فرمایا: میں جو کہہ رہا ہوں تم اس بات کو زیادہ اچھی طرح نہیں سن رہے۔ البتہ وہ میری کسی بات کا جواب نہیں دے سکتے۔

(صحیح مسلم کتاب الجنۃ والصفۃ ونعیما واھلھا باب میت کے سامنے جنت یا جہنم کا مخصوص ٹھکانہ پیش ہونا جلد ۲ صفحہ ۳۹۱ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

فرشتے بھی حیا کرتے ہیں

حدیث نمبر (۵۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں لیٹے ہوئے تھے اور آپ کی دونوں رانوں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ فرمایا) دونوں پنڈلوں سے کپڑا اٹھا ہوا تھا اس دوران حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اندر آنے کے اجازت مانگی آپ نے اجازت عطا فرمائی اور اسی حالت میں لیٹے رہے اور گفتگو فرماتے رہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی آپ نے انہیں بھی اجازت عطا فرمائی اور اسی طرح لیٹے رہے۔ اور باتیں کرتے رہے۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور اجازت مانگی تو آپ بیٹھ گئے اور کپڑے درست فرمائے (راوی) محمد کہتے ہیں میں یہ نہیں کہتا کہ یہ واقعہ ایک ہی دن پیش آیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اندر آئے بات چیت کی اور پھر چلے گئے تو حضرت عائشہ نے عرض کی (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ابو بکر رضی اللہ عنہ اندر آئے تو آپ اسی حالت میں لیٹے رہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر آئے تو بھی آپ نے کچھ پرواہ نہیں کی لیکن جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اندر آئے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور کپڑے بھی درست فرما لیے (اس کی کیا وجہ تھی؟) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔
(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فضائل حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جلد ۲ صفحہ ۲۸۲ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں

حدیث نمبر (۶۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لوگوں کے اعمال ہر ہفتے میں دو مرتبہ پیر اور جمعرات کے دن (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں اور ہر مومن بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے سوائے اس شخص کے جو اپنے کسی بھائی کے ساتھ کینہ رکھتا ہو۔ اس شخص کے بارے میں یہ حکم دیا جاتا ہے کہ انہیں رہنے دو (راوی کو شک ہے) ان دونوں کو اس وقت تک مہلت دو جب تک یہ صلح نہ کر لیں۔
(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والادب باب کینہ رکھنے کی ممانعت جلد ۲ صفحہ ۱۲۳ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

چیونٹیاں تسبیح کرتی ہیں:

حدیث نمبر (۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک مرتبہ ایک چیونٹی نے ایک نبی علیہ السلام کو کاٹ لیا (جبکہ وہ ایک درخت کے نیچے ٹھہرے ہوئے تھے) ان کے حکم سے چیونٹیوں کی پوری

بستی کو جلا دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی، کہ تمہیں تو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا اور اس کی وجہ سے تم نے تسبیح کرنے والی پوری قوم کو ہلاک کر دیا۔
(صحیح مسلم کتاب قتل الحیات باب چیونٹیوں کو مارنا منع ہے جلد ۲ صفحہ ۲۴۳ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

کتے کو پانی پلانے سے بخشش ہوگئی:

حدیث نمبر (۶۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک شخص کہیں جا رہا تھا۔ راستے میں اسے شدید پیاس لگی ہوئی تھی، اسے ایک کنواں نظر آیا۔ حتیٰ کہ کنویں میں اتر کر اس نے پیاس بجھائی جب باہر نکلا تو اس نے دیکھا کہ ایک کتا پیاس کی شدت کی وجہ سے گیلی مٹی چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے سوچا یہ بھی اسی طرح پیاسا ہے جیسے میں تھا۔ وہ پھر کنویں میں اترا اس نے اپنے موزے میں پانی بھرا اور پھر اس موزے کو منہ میں پکڑ کر کنویں سے باہر نکلا اور اس کتے کو پلایا اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ نیکی قبول کی اور اس کو بخش دیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جانوروں (کے ساتھ حسن سلوک) کی وجہ سے بھی ہمیں اجر ملے گا؟ تو آپ نے فرمایا: ہر تر جگر (جاندار کے ساتھ حسن سلوک) کی وجہ سے اجر ملتا ہے۔
(صحیح مسلم کتاب قتل الحیات باب جانوروں کو کچھ کھلانے اور پلانے کی فضیلت جلد ۲ صفحہ ۲۴۴ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

سورج مغرب سے طلوع ہوگا

حدیث نمبر (۶۳) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں:

ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کہ تم جانتے ہو سورج کہاں جاتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا: یہ چلتا ہوا عرش کے نیچے اپنے مخصوص مقام تک پہنچ کر سجدہ کرتا ہے حتیٰ کہ اسے کہا جاتا ہے اٹھو! اور اپنی جگہ واپس چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ واپس آکر اپنے مخصوص مقام سے طلوع ہوتا ہے اور پھر چل کر عرش کے نیچے اپنے مخصوص مقام تک پہنچ کر سجدہ کرتا ہے حتیٰ کہ اسے حکم ہوتا ہے، اٹھو! اور اپنی جگہ واپس جاؤ۔ وہ واپس آکر اپنی مخصوص جگہ سے طلوع ہوتا ہے۔ یہ معمول جاری رہے گا اس میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ حتیٰ کہ ایک دن سورج عرش کے نیچے اپنے مخصوص مقام تک پہنچ کر سجدہ کرے گا، اسے حکم ہوگا اٹھو! اور مغرب کی طرف سے طلوع ہو جاؤ۔ تو اگلے دن سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا تم جانتے ہو وہ کونسا دن ہوگا؟ اس وقت سے پہلے جو شخص مومن نہیں ہوگا۔ وہ اگر اس وقت ایمان لے بھی آئے تو اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب اس زمانے کا بیان جس میں ایمان لانا قبول نہیں ہوگا جلد ۱ صفحہ ۱۱۶ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

سب سے آخر میں دوزخ سے نکلنے والا

حدیث نمبر (۶۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(میں جانتا ہوں) سب سے آخر میں دوزخ سے نکلنے والا اور جنت میں داخل ہونے والا شخص گرتا پڑتا اور گھسٹتا ہوا آئے گا دوزخ کی آگ اس کی طرف لپکے گی۔ جب وہ دوزخ سے باہر آجائے گا تو دوزخ کی طرف دیکھ کر کہے گا۔ بابرکت ہے وہ ذات جس نے مجھ کو اس سے نجات عطا کی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ نعمت عطا کی ہے جو اولین وآخرین میں سے کسی کو عطا نہیں کی پھر (جنت کا) ایک درخت اس کی طرف بڑھایا جائے گا وہ دعا کرے گا اے میرے پروردگار! مجھے اس درخت کے قریب کردے تاکہ میں اس کے سائے میں بیٹھ سکوں اور اس (کے پھلوں کا) رس پی سکوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم کے بیٹے اگر میں تمہارا یہ سوال پورا کردوں تو تم مزید کوئی فرمائش کردو گے وہ عرض کرے گا نہیں! اے میرے پروردگار! اور پھر وہ عہد کرے گا کہ اس کے علاوہ کوئی اور سوال نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول کرے گا کیونکہ اس نے وہ کچھ دیکھا ہے جسے دیکھ کر وہ صبر نہیں کرسکتا اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے قریب کردے گا پس وہ سائے میں بیٹھے گا اور اس کا رس بھی پیئے گا۔ پھر اسے ایک اور درخت جو پہلے سے زیادہ اچھا نظر آئے گا تو پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرے گا اے میرے پروردگار مجھے اس درخت کے قریب کردے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے پہلے عہد کیا تھا کہ اور کوئی سوال نہیں کروں گا وہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار میں عہد کرتا ہوں

اس کے علاوہ کوئی اور سوال نہیں کروں گا اللہ تعالیٰ اسے (اس دوسرے) درخت کے قریب کر دے گا پس وہ سائے میں بیٹھے گا اس کا رس بھی پیئے گا ۔ پھر جنت کے دروازے کے پاس ایک اور تیسرا درخت نظر آئے گا تو پھر عرض کرے گا اے میرے پروردگار مجھے اس عظیم الشان درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سائے میں بیٹھ سکوں اور اس کا رس پی سکوں ۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم کے بیٹے تو نے عہد کیا تھا کہ اور کوئی سوال نہیں کروں گا وہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار بس یہ سوال پورا کر دے اور کوئی سوال نہیں کروں گا ۔ اللہ تعالیٰ اس کا یہ عذر بھی قبول فرمائے گا کیونکہ اس نے وہ نعمت دیکھی جسے دیکھ کر وہ صبر نہیں کر سکتا اللہ تعالیٰ اسے اس تیسرے درخت کے قریب کر دے گا ۔ جب وہ اس درخت کے قریب پہنچ جائے گا تو اسے اہل جنت کی آوازیں سنائی دیں گی تو وہ دعا کرے گا کہ اے میرے پروردگار! مجھے اس میں داخل کر دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے آدم کے بیٹے تیری آخری حد کیا ہے ۔ کیا تو اس بات سے راضی ہو جائے گا کہ تجھے دنیا اور اس کے ہمراہ دنیا جتنی مزید نعمتیں عطا کر دی جائیں ۔ وہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار کیا تو میرے ساتھ مذاق کر رہا ہے حالانکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ۔ یہ بیان کرتے ہوئے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسکرا پڑے اور کہا، کیا تم یہ نہیں پوچھو گے کہ میں کیوں مسکرایا ہوں ؟ آپ کے شاگردوں نے پوچھا آپ کیوں مسکرائے ہیں تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا (کہ یہ بات بیان کرتے ہوئے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح مسکرا دیئے تھے ۔ صحابہ کرام علیھم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیوں مسکرائے تو آپ نے

فرمایا (یہ بات بندے سے سن کر) اللہ تعالیٰ بھی (اپنی شان کے مطابق) مسکرادے گا اور فرمائے گا میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کررہا میں جو چاہوں کرسکتا ہوں۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب شفاعت کا اثبات اور توحید کے قائلین کو دوزخ سے نکالنا جلد اصفحہ ۱۳۶ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث نمبر (۶۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو اکٹھا کرے گا تو وہ (اس پریشانی سے نجات پانے) کی کوشش کریں گے (ابن عبید کی روایت میں یہ الفاظ ہیں) انہیں اس کا جلد الہام کیا جائے گا اور وہ کہیں گے: اگر ہم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کوئی شفیع لے آئیں تو اس پریشانی سے نجات مل سکتی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) وہ سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے آپ تمام مخلوق (بنی نوع انسان) کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت کے ذریعے پیدا کیا ہے آپ میں اپنی روح پھونکی ہے اس کے حکم سے سب فرشتوں نے آپ کو سجدہ کیا آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری سفارش کریں تاکہ ہمیں اس مصیبت سے نجات مل جائے۔ تو حضرت آدم جواب دیں گے میں ایسا نہیں کرسکتا کیونکہ اس وقت حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی خطا یاد آئے گی

جوان سے سرزد ہوئی تھی اس کی وجہ سے انہیں اپنے پروردگار سے حیا آئے گی
۔حضرت آدم علیہ السلام ان سے کہیں گے حضرت نوح علیہ السلام کے پاس
جاؤ! کیونکہ وہ پہلے رسول ہیں۔جنہیں اللہ تعالیٰ نے (کفار ومشرکین) کی
طرف مبعوث کیا ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔لوگ حضرت
نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے (اور یہی درخواست کریں گے)،
حضرت نوح علیہ السلام جواب دیں گے میں ایسا نہیں کر سکتا! کیونکہ انہیں بھی
اپنی سرزد ہونے والی غلطی یاد آ جائے گی اس لیے وہ بھی اپنے رب سے حیا
کریں گے (حضرت نوح علیہ السلام ان کو کہیں گے) تم حضرت ابراہیم علیہ
السلام کے پاس جاؤ کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا ہے لوگ حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی یہی کہیں گے میں ایسا نہیں کر
سکتا، کیونکہ انہیں بھی اپنی غلطی یاد آ جائے گی جس کی وجہ سے اپنے رب سے
حیا کریں گے (حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے) تم حضرت موسیٰ علیہ
السلام کے پاس جاؤ جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا اور انہیں تورات
عطا فرمائی۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لوگ حضرت موسیٰ علیہ
السلام کے پاس آئیں گے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی کہیں گے میں
ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ انہیں بھی اپنی غلطی یاد آ جائے گی جس کی وجہ سے وہ
اپنے رب سے حیا کریں گے۔(حضرت موسیٰ علیہ السلام انہیں کہیں گے)
تم حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کے پاس جاؤ وہ روح اللہ ہیں اور کلمۃ اللہ ہیں۔
حضرت عیسیٰ بھی (لوگوں کو) یہی جواب دیں گے میں ایسا نہیں کر سکتا

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہیں مشورہ دیں گے) تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ کیونکہ وہ ایسی ذات کے مالک ہیں جن کو مالک نے پہلے ہی بخشا ہوا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لوگ پھر میرے پاس آئیں گے اور میں اپنے رب سے شفاعت کی اجازت مانگوں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی جب ایسا ہو جائے گا تو میں سجدے میں چلا جاؤں گا اور جب تک اللہ کی مرضی ہوگی سجدے میں رہوں گا، پھر کہا جائے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر کو اٹھاؤ جو کہو گے سنا جائے گا جو مانگو گے دیا جائے گا، جو شفاعت کرو گے قبول ہوگی۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور ان کلمات کے ذریعے سے اپنے رب کی حمد بیان کروں گا جو کلمات (اللہ تعالیٰ) مجھے سکھائے گا پھر میں شفاعت کروں گا جس کی مخصوص حد ہوگی اور میں اتنے لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں لے جاؤں گا پھر میں واپس آ کر دوبارہ سجدہ میں چلا جاؤں گا پھر جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا مجھے اسی حال میں رہنے دے گا پھر مجھے کہا جائے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اٹھو کہو سنا جائے گا مانگو دیا جائے گا شفاعت کرو قبول ہوگی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور ایسے کلمات کے ساتھ اپنے رب کی حمد بیان کروں گا جو وہ اس وقت مجھے سکھائے گا پھر میں شفاعت کروں گا اللہ تعالیٰ میرے لیے ایک حد مقرر کر دے گا جس کے مطابق میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا۔ حضرت انس (راوی حدیث) فرماتے ہیں: مجھے صحیح یاد نہیں کہ تیسری یا چوتھی بار ایسا ہوگا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں عرض کروں گا اے میرے

رب! اب جہنم میں صرف وہی لوگ رہ گئے ہیں جنہیں قرآن نے روکا ہوا ہے قتادہ نے کہا وضاحت کرتے ہوئے یعنی جو لوگ ہمیشہ جہنم میں رہنے کے مستحق قرار پائیں گے۔

(صحیح مسلم جلد ا کتاب الایمان باب شفاعت کا اثبات اور توحید کے قائلین کو دوزخ سے نکالنا صفحہ ۱۳۹ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

سب سے بڑی امت

حدیث (٦٦) حصین بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں

میں سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، انہوں نے حاضرین سے پوچھا تم میں سے کس نے وہ ستارا دیکھا ہے جو آج صبح ٹوٹ کر گرا ہے؟ میں نے جواب دیا میں نے دیکھا ہے، پھر مزید وضاحت کی میں اس وقت نماز نہیں پڑھ رہا تھا بلکہ مجھے بچھو نے ڈس لیا تھا۔ انہوں نے پوچھا پھر تم نے کیا کیا؟ میں نے جواب دیا: جھاڑ پھونک کروائی۔ انہوں نے پوچھا تم نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے جواب دیا کہ میں نے شعبی کے حوالے سے حدیث سنی ہے کہ نظر لگنے اور بچھو کے ڈنگ مارنے کے علاوہ کسی اور بیماری میں مفید نہیں ہے وہ بولے حدیث سن کر اسے مان لینا ٹھیک ہے۔ لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مجھے سنایا ہے۔ مختلف امتوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا کسی نبی کے ساتھ چند لوگ تھے کسی کے ساتھ ایک یا دو تھے، کسی کے ساتھ ایک بھی نہیں تھا، پھر بہت سے لوگوں کو ایک گروہ آیا میں یہ سمجھا یہ میری امت ہے تو مجھے بتایا گیا یہ حضرت

موسیٰ علیہ السلام ہیں اور یہ ان کی امت ہے پھر کہا گیا آپ افق کی طرف دیکھیں تو وہاں بہت بڑا گروہ تھا پھر آواز آئی آپ دوسرے افق کی طرف دیکھیں میں نے ادھر دیکھا تو وہاں بھی بہت بڑا گروہ تھا مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اوران کے ہمراہ ایسے ستر ہزار لوگ بھی ہیں جو حساب اور کتاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں پھر حضور ﷺ منبر سے اتر کر اپنے گھر تشریف لے گئے۔ لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ وہ ستر ہزار لوگ حساب وعذاب کے بغیر جنت میں جانے والے کون لوگ ہو سکتے ہیں؟ بعض کا خیال تھا ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو آپ کے صحابی ہیں بعض کے نزدیک وہ لوگ مراد ہیں جو اسلامی گھرانے میں پیدا ہوئے اور انہوں نے کبھی شرک نہیں کیا ہر کسی نے اپنا اپنا خیال ظاہر کیا پھر نبی کریم ﷺ وہاں تشریف لے آئے اور آپ نے پوچھا تم کس بات پر گفتگو کر رہے ہو؟ صحابہ کرام علیھم الرضوان نے عرض کی اسی معاملہ میں۔ تو آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو (کفریہ کلمات پر مشتمل) دم نہیں کریں گے اور نہ ہی کروائیں گے۔ اور نہ فال نکالیں گے اور اپنے رب کے اوپر توکل کریں گے۔ حضرت عکاشہ کھڑے ہوئے اور عرض کی آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان مین شامل کردے۔ آپ نے فرمایا: تم ان میں شامل ہو گئے۔ ایک اور صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کردے تو آپ نے فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے جا چکا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب مسلمانوں کے بعض گروہ حساب وعذاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے جلد اصفحہ ۱۴۹ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

اہل جنت میں سے آدھا حصہ امت محمدیہ ہے۔

حدیث نمبر (٦٧) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا:

کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو! کہ تم اہل جنت کا چوتھائی حصہ ہو؟ ہم نے کہا اللہ اکبر تو آپ نے فرمایا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ اہل جنت کا تہائی حصہ تم ہو گے ہم نے کہا اللہ اکبر تو آپ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ نصف اہل جنت تم ہو گے میں تمہیں بتاتا ہوں کہ کفار کے درمیان مسلمان کیسا ہو گا جیسے سیاہ بیل (کے جسم پر) سفید بال یا سفید بیل (کے جسم پر) سیاہ بال۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب اہل جنت کی نصف تعداد کا تعلق اس امت سے ہو گا جلد اصفحہ ۱۴۹ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

اللہ تعالیٰ خاص توجہ فرماتا ہے

حدیث نمبر (٦٨) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

روزانہ رات کے وقت جب ایک تہائی حصہ گزر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف خاص توجہ کر کے ارشاد فرماتا ہے: میں بادشاہ ہو جو مجھ سے دعا کرے گا میں اس کی دعا قبول کروں گا جو مجھ سے مانگے گا میں عطا کروں گا اور جو مجھ سے مغفرت طلب کرے گا میں اُسے بخش دوں گا یہاں

تک کہ صبح صادق کا وقت ہو جاتا ہے۔
(صحیح مسلم کتاب صلوۃ المسافرین باب رات کے نوافل کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اکعات کی تعداد کا بیان جلد ا صفحہ ۳۰۹ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

جنت کا گچھا دستِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں

حدیث نمبر (۶۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں سورج گرہن ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور تکبیر کہتے ہوئے نماز شروع کی لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے صفیں قائم کر لیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاصی طویل قراءت کی پھر تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں گئے تو طویل رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا پھر کھڑے ہوتے ہی دوبارہ قراءت شروع کی اور طویل قراءت کی۔ لیکن یہ پہلی قراءت سے کچھ کم تھی۔ پھر رکوع میں گئے اور طویل رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم تھا۔ پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا اور سجدے میں چلے گئے۔ پھر دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی یہاں تک کہ آپ نے چار رکعات ادا کیں اور چار سجدے کیے (اسی دوران) آپ کے نماز ختم کرنے سے پہلے ہی سورج روشن ہو گیا۔ یعنی گرہن ختم ہو گیا۔ پھر آپ نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا: کھڑے ہو کر تو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر آپ نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے انہیں گرہن نہیں لگتا جب تم گرہن دیکھو تو نماز کی پناہ میں آ جاؤ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس وقت تک نماز پڑھتے رہو جب تک اللہ تعالیٰ تمہیں نجات عطا نہ کرے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: میں نے یہیں اپنی جگہ سے ہر چیز دیکھ لی ہے۔ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ جب تم نے مجھے دیکھا (کہ نماز کے دوران) میں آگے بڑھا ہوں تو میں اس وقت جنت کے ایک گچھے کو پکڑنے لگا تھا۔ میں نے جہنم کو بھی دیکھا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو کھا رہا تھا۔ اس وقت جب تم نے مجھے نماز میں پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا۔ میں نے جہنم میں عمرو بن لحی کو دیکھا (راوی کہتے ہیں) یہ وہی شخص ہے جس نے بتوں کے نام پر اونٹ ذبح کرنے کی رسم کا آغاز کیا تھا۔

(صحیح مسلم کتاب صلوۃ الکسوف جلد ا صفحہ ۳۵۱ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور

روزانہ دو فرشتے نازل ہوتے ہیں

حدیث نمبر (۷۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

روزانہ صبح کے وقت دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ان میں سے ایک یہ دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! (اپنی راہ میں) خرچ کرنے والے کو مزید مال عطا فرما اور دوسرا یہ دعا کرتا ہے اے اللہ! مال نہ خرچ کرنے والے کے مال کو ضائع کر دے۔

(صحیح مسلم کتاب الزکوۃ باب لفظ صدقہ کا اطلاق نیکی کی ہر قسم پر ہوتا ہے۔ جلد ا صفحہ ۳۸۲ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

اللہ ورسول ﷺ کی ہر بات سچی ہوتی ہے

حدیث نمبر (۷۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لوگ تم سے علمی (عقلی) سوالات کرتے رہیں گے یہاں تک کہ وہ یہ سوال بھی کریں گے ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ (ابن سرین کہتے ہیں) یہ روایت بیان کرتے ہوئے ابو ہریرہ نے ایک آدمی کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا آپ کہہ رہے تھے اللہ اور رسول کی ہر بات سچی ہوتی ہے۔ مجھ سے دو آدمیوں نے یہی سوال کیا تھا اب یہ تیسرا آدمی ہے جس نے یہ سوال کیا ہے (یا شاید آپ نے کہا تھا) مجھ سے پہلے ایک آدمی نے یہ سوال کیا تھا اب یہ دوسرا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب ایمان میں آنے والا وسوسہ اور وسوسہ آنے پر کیا پڑھے جلد ا صفحہ ۱۰۶ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

سجدۂ تلاوت

حدیث نمبر (۷۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جب کوئی شخص آیت سجدہ تلاوت کر کے سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا دور ہو جاتا ہے اور کہتا ہے ہائے افسوس انسان کو سجدہ کا حکم دیا گیا ہے اور وہ سجدہ کر کے جنت کا مستحق بن گیا ہے جب مجھے سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں نے حکم نہیں مانا اور دوزخ کا مستحق بن گیا۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب نماز نہ پڑھنے پر کفر کے اطلاق کا بیان جلد اصفحہ ۸۷ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

میرے پاس صبح شام آسمان کی خبریں آتی ہیں:

حدیث نمبر (۴۷) حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رنگے ہوئے چمڑے میں کچھ سونا بھیجا جس کی مٹی بھی صاف نہیں ہوئی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چار لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید الخیل اور چوتھے علقمہ بن علاثہ ہیں یا عامر بن طفیل ہیں آپ کے اصحاب میں سے ایک صاحب بولے ان لوگوں کے مقابلے میں ہم اس کے زیادہ حقدار تھے۔ جب اس کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نے فرمایا: کیا تم مجھے امین نہیں سمجھتے؟ حالانکہ میں آسمان میں موجود اشیاء کا بھی امین ہوں۔ میرے پاس صبح شام آسمان کی خبریں آتی ہیں۔ ایک شخص جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں رخسار ابھرے ہوئے تھے پیشانی باہر نکلی تھی سر منڈوایا ہوا تھا تہبند پنڈلیوں سے اونچا تھا وہ کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے ڈریئے تو آپ نے فرمایا: کیا میں روئے زمین پر اس بات کا سب سے زیادہ حق دار نہیں ہوں کہ اللہ سے ڈروں؟ (راوی کہتے ہیں) پھر وہ شخص اٹھ کر چلا گیا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اسے قتل نہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں کیوں کہ ہو سکتا ہے وہ نمازی ہو؟ حضرت خالد بن ولید نے عرض کی کتنے نمازی ایسے بھی ہوتے ہیں جو

زبان سے وہ پڑھتے ہیں جوان کے دل میں نہیں ہوتا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بات کا پابند نہیں کیا گیا۔ کہ میں لوگوں کے دلوں میں جھانک کر دیکھوں اور ان کے باطن کو چیروں۔ وہ شخص پیٹھ پھیر کر چلا گیا۔ آپ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: اس شخص کی نسل میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو اللہ کی کتاب بہت اچھی طرح پڑھیں گے لیکن وہ تلاوت ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گی اور وہ دین سے اسی طرح نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔ (راوی کہتے ہیں) میرا گمان ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا اگر میں انہیں پالوں تو ضرور قتل کردوں جیسے قوم ثمود کو قتل کیا گیا۔

(صحیح مسلم کتاب الزکوۃ باب مؤلفۃ القلوب کو عطا کرنا اور ان لوگوں کو عطا کرنا کہ اگر انہیں عطا نہ کیا جائے ان کے ایمان کے چلے جانے کا اندیشہ ہو جلد ا صفحہ ۳۹۹ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

ہر نبی کی مخصوص دعا:

حدیث نمبر (۷۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ہر نبی کو ایک مخصوص دعا کا حق ملتا ہے اگر وہ اپنی امت کے لیے دعا کر لے تو اس دعا کا اثر ظاہر ہو جاتا ہے (قبول ہو جاتی ہے) میری یہ خواہش ہے کہ میں اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے مؤخر کردوں۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب شفاعت کا اثبات اور توحید کے قائلین کو جہنم سے نکالنا

جلد ا صفحہ ۱۴۴ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

تین بار ناک صاف کرے

حدیث نمبر (۷۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انسان نیند سے بیدار ہونے کے بعد تین بار ناک صاف کرے کیونکہ شیطان اس کے نتھنوں میں رات بسر کرتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الطہارت باب طاق تعداد میں ناک میں پانی ڈالنا اور پتھر استعمال کرنا جلد ا صفحہ ۱۵۷ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

تم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہیں کہتے:

حدیث نمبر (۷۶) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا ایک بڑا یہودی عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر بولا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو سلام ہو حضرت ثوبان کہتے ہیں میں نے اسے دھکا دیا۔ وہ گرتے گرتے بچا اور بولا تم نے مجھے دھکا کیوں دیا؟ میں نے کہا تم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہیں کہتے؟ تو وہ یہودی بولا ہم انہیں اسی نام سے بلاتے ہیں جو نام ان کے گھر والوں نے رکھا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے گھر والوں نے میرا نام محمد رکھا ہے۔ تو یہودی بولا میں آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں کہ آپ سے کچھ

سوالات کروں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں تمہیں ان سوالات کا جواب دے دوں تو کیا تمہیں کوئی فائدہ ہوگا؟ وہ بولا میں آپ کا جواب اپنے دونوں کانوں (غور) سے سنوں گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تنکے سے زمین کو کرید رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: پوچھو یہودی نے کہا) قیامت کے دن) جب زمین آسمان تبدیل ہو جائیں گے اس وقت لوگ کہا ہونگے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ پل (صراط) سے کچھ پہلے تاریک جگہ پر ہوں گے۔ اس نے پوچھا (پل صراط سے گزرنے کے لیے) سب سے پہلے کس کو اجازت ملے گی؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غریب مہاجرین کو۔ یہودی بولا وہ جنت میں جائیں گے تو انہیں کیا کھلایا جائے گا؟ تو آپ نے فرمایا: مچھلی کے کلیجے کا ٹکڑا۔ یہودی بولا اس کے بعد ان کی غذا کیا ہوگی؟ آپ نے جواب دیا ان کے لیے جنت کا وہ بیل ذبح کیا جائے گا جو جنت کے اطراف میں چرتا تھا۔ اس نے پوچھا ان کا مشروب کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اس چشمے (کا پانی) جس کا نام سلسبیل ہے۔ وہ یہودی بولا آپ نے سچ فرمایا ہے۔ لیکن میں آپ سے اسی چیز کے بارے مین سوال کرنے لگا ہوں جس سے نبی کے علاوہ زمین پر کوئی واقف نہیں ہے شاید ایک یا دو افراد واقف ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اس کا جواب بھی دے دوں تو کیا تمہیں کوئی فائدہ ہوگا؟ وہ بولا اپنے دونوں کانوں سے سنوں گا۔ پھر بولا میں آپ سے بچے کے بارے میں پوچھتا ہوں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد کا نطفہ سفید ہوتا ہے اور عورت کا نطفہ زرد ہوتا ہے جب یہ دونوں اکٹھے ہوتے ہیں تو

اس وقت مرد کا نطفہ عورت کے نطفے پر غالب آ جائے تو یہ دونوں (نطفے) اللہ کے حکم سے بچہ بن جاتے ہیں اور اگر عورت کا نطفہ غالب آ جائے تو یہ دونوں (نطفے) بچی بن جاتے ہیں۔ وہ یہودی بولا آپ نے سچ فرمایا ہے آپ واقعی نبی ہیں۔ پھر وہ یہودی اٹھ کر چلا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے جن چیزوں کے بارے میں سوال کیا گیا تھا میں ان سے واقف نہیں تھا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا علم عطا فرما دیا۔

(صحیح مسلم کتاب الحیض باب مرد و عورت کی منی کی صفت کا بیان کہ بچہ دونوں نطفوں سے پیدا ہوتا ہے۔ جلد ا صفحہ ۱۸۰ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

آگے اور پیچھے کی طرف دیکھتا ہوں

حدیث نمبر (۷۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ نے ہماری طرف رخ انور کیا اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں۔ تم مجھ سے پہلے رکوع میں یا سجدے میں جانے یا قیام کرنے یا نماز ختم کرنے کی کوشش نہ کیا کرو کیونکہ میں سامنے کی طرف اور پیچھے کی طرف تمہیں دیکھتا ہوں اس کے بعد آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے جو میں دیکھ چکا ہوں اگر تم وہ دیکھ لو تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ رویا کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیا دیکھ چکے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا! میں جنت اور جہنم کو دیکھ چکا ہوں۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب امام سے پہلے ہی رکوع یا سجدہ کرنا حرام ہے جلد

اصفحہ ۲۱۹ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

اذان بلند آواز سے دیا کرو

حدیث نمبر (۷۸) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جب تم جنگل میں ہو تو اذان بلند آواز سے دیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے۔

اذان کو انسان، جنات، درخت اور پتھر جو بھی سنیں گے وہ قیامت کے دن اس کی گواہی دیں گے۔

(سنن ابن ماجہ ابواب الاذان والسنۃ فیھا باب اذان اور مؤذن کی فضیلت صفحہ ۵۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

جو کوئی صرف نماز کے لیے مسجد میں جائے

حدیث نمبر (۷۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں آتا ہے اور صرف نماز کی نیت سے آتا ہے اور جو قدم بھی اٹھاتا ہے اللہ اس کے صدقے ایک درجہ بلند کرتا ہے اور گناہ مٹاتا ہے حتیٰ کہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے اور جب مسجد میں داخل ہوتا ہے تو جب تک نماز کے لیے رکا رہے گا وہ نماز میں شمار کیا جائے گا۔

(سنن ابن ماجہ ابواب المساجد والجماعات باب نماز کے لیے جانے کا بیان صفحہ ۵۶ قدیمی کتب خانہ کراچی)

حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن پیدا کیا گیا:

حدیث نمبر (۸۰) حضرت عبدالمنذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جمعہ تمام ایام کا سردار اور اللہ کے نزدیک تمام ایام سے زیادہ شرف والا ہے اس کا درجہ اللہ کے نزدیک عید اور بقرہ عید سے بڑھ کر ہے اس میں خاص پانچ باتیں یہ ہیں۔ اللہ نے جناب آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا، اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو وفات دی، اسی دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس میں بندہ اللہ سے جو بھی مانگتا ہے اللہ اسے عطا فرماتا ہے بشرطیکہ حرام کا سوال نہ ہو، اور اسی دن قیامت قائم ہوگی، ہر مقرب فرشتہ زمین و آسمان، ہوائیں، پہاڑ اور دریا یہ سب چیزیں قیامت کے خوف سے جمعہ کے دن سہمے ہوئے ہوتی ہیں اور اس سے اگلی حدیث پاک میں آپ نے فرمایا جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود پاک پڑھو کیونکہ وہ اس دن میرے سامنے (بطور تحفہ) پیش کیا جاتا ہے ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا؟ حالانکہ آپ اس وقت پردہ فرما چکے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مقدس کا کھانا حرام کر دیا ہے۔

(سنن ابن ماجہ باب جمعہ کا بیان صفحہ ۷۶ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

مریض کی عیادت کا درجہ

حدیث نمبر (۸۱) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب آدمی کسی کی عیادت کے لیے جاتا ہے تو وہ جنت کے باغ میں چلتا ہے۔ جب وہ بیٹھتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے اگر یہ صبح کا وقت ہو تو ستر ہزار فرشتے اس پر شام تک رحمت بھیجتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ ابواب الجنائز باب مریض کی عیادت کے ثواب کا بیان صفحہ ۱۰۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

صاحبزادہ عالی مرتبت حضرت سیدنا قاسم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال:

حدیث نمبر (۸۲) حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

جب حضرت قاسم (ہمارے ماموں) کا انتقال ہوا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا (ہماری نانی صاحبہ) نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کاش) یہ رضاعت تک زندہ رہتے تو اچھا ہوتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی رضاعت جنت میں پوری ہوگی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں اس بات کو جانتی تو مجھ پر یہ کام آسان ہو جاتا۔ آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں اللہ سے دعا کروں اور تم اس کی آواز سن لو۔ حضرت

خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی نہیں بلکہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ نے جو کچھ فرمایا ہے سچ فرمایا ہے۔

(سنن ابن ماجہ ابواب الجنائز باب رسول اللہ ﷺ کے فرزند ارجمند کی وفات کا بیان صفحہ ۱۰۸ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

جو بندہ صبح و شام یہ پڑھے۔۔۔۔۔

حدیث نمبر (۸۳) حضرت ابو عیاش زرقی بیان کرتے ہیں:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جو بندہ صبح کے وقت یہ پڑھے لا الہ الا للہ وحدہ لا شریك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير ۔ تو اسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے، دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں، اور دس درجات بلند کیئے جاتے ہیں، اور وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے، اور اگر شام کے وقت یہ پڑھے تو صبح تک بھی یہی (معاملہ) ہوتا ہے (راوی کہتے ہے) ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت کی تو عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ابو عیاش آپ کی یہ حدیث بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ابو عیاش سچ کہتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ ابواب الدعا باب صبح شام مانگی جانے والی دعا کا بیان صفحہ ۲۷۵ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

پچاس عورتوں کا کفیل ایک مرد ہوگا

حدیث نمبر (۸۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں تم سے وہ حدیث نہ بیان کروں جو میں نے آقا کریم سے سنی تھی؟ اور اب میرے بعد تم سے کوئی یہ حدیث بیان نہ کرے گا۔

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کی نشانیاں یہ ہیں کہ علم اٹھ جائے گا، جہالت عام ہوگی، زنا بھی عام ہوگا، شراب پی جارہی ہوگی، مرد کم ہو جائیں گے، عورتیں زیادہ ہو جائیں گی حتی کہ پچاس عورتوں کا کفیل ایک مرد ہوگا۔

(سنن ابن ماجہ ابواب الفتن باب قیامت کی نشانیاں صفحہ ۲۹۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

زمین سے ایک جانور نکلے گا

حدیث نمبر (۸۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

زمین سے ایک جانور نکلے گا جس کے پاس حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا (ڈنڈا) ہوگا اس عصا سے وہ مسلمان کا چہرہ روشن کرے گا اور انگوٹھی سے کافر کی ناک پر نشان لگائے گا حتیٰ کہ جب ایک جگہ کے لوگ جمع ہوں گے تو ایک دوسرے کی شناخت کر کے کہیں گے یہ مومن ہے اور یہ کافر ہے۔

(سنن ابن ماجہ ابواب الفتن باب زمین کے جانور کا بیان صفحہ ۲۹۵ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

ان کی نیکیاں جبل تہامہ کے برابر ہوں گی

حدیث نمبر (۸۶) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

میں اپنی امت سے ان قوموں کو جانتا ہوں جن کی نیکیاں تہامہ پہاڑ کے برابر ہوں گی لیکن اللہ تعالیٰ انہیں غبار کی طرح اڑا دے گا۔ ثوبان نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ان کا حال ہمیں خوب واضح فرمادیں تاکہ ہم جانتے ہوئے ان لوگوں میں شریک نہ ہوجائیں آپ نے فرمایا: وہ تمہارے بھائی ہوں گے تمہارے ہم قوم ہوں گے راتوں کو تمہاری طرح عبادت کریں گے لیکن تنہائی میں برے کاموں کے مرتکب ہوں گے۔

(سنن ابن ماجہ ابواب الزہد گناہوں کا بیان صفحہ ۳۱۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

نیک اور بد کی موت:

حدیث نمبر (۸۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

میت کے پاس روح نکلنے کے وقت فرشتے آتے ہیں اگر وہ نیک بندہ ہو تو فرشتے کہتے ہیں اے روح پاک جسم سے نکل آ کیونکہ تو نیک ہے تو اللہ کی رحمت سے خوش ہوجا۔ جنت کی خوشبو اور اپنے رب کی رضامندی سے خوش ہوجا فرشتے روح نکلنے تک یہی کہتے رہتے ہیں۔ جب روح نکل آتی ہے تو اسے لے کر آسمان کی جانب چڑھتے ہیں اور جب آسمان کے قریب پہنچتے ہیں تو آسمان کے فرشتے کہتے ہیں یہ کون ہے؟ فرشتے جواب دیتے

ہیں فلاں شخص کی روح ہے تو کہتے ہیں مرحبا مرحبا اے پاک روح جسم میں رہنے والی خوش ہو کر داخل ہو جا اور خوشبو اور رب کی رضامندی سے خوش ہو جا ہر آسمان پر اسے یہی کہا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ روح عرش تک پہنچ جاتی ہے۔

اگر کسی برے بندے کی روح ہوتی ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے ناپاک جسم کی روح بری حالت کے ساتھ آ گرم پانی اور پیپ کی خوشی حاصل کر وہ روح نکلنے تک یہی کہتے رہتے ہیں پھر اسے آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے تو اس کے لیے آسمان کا دروازہ نہیں کھلتا آسمان کے فرشتے کہتے ہیں یہ کون ہے؟ روح لے جانے والے فرشتے کہتے ہیں یہ فلاں شخص کی روح ہے تو فرشتے جواب دیتے ہیں اس خبیث روح کو جو خبیث جسم میں تھی کوئی چیز مبارک نہ ہو اسے ذلیل کر کے نیچے پھینک دو کیونکہ اس جیسی روحوں کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے تو وہ اسے آسمان سے نیچے پھینک دیتے ہیں پھر وہ قبر میں لوٹ آتی ہے۔

(سنن ابن ماجہ ابواب الزہد باب موت کی یاد اور اس کی تیاری کا بیان صفحہ ۳۱۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

آسمان کے فرشتے روح لے جانے والوں سے جب پوچھتے ہیں یہ کس کی روح ہے تو فرشتے اس شخص کا نام لیتے ہیں۔ نام لیتے ہی آسمان والے فرشتے پہچان جاتے ہیں یہ تو بہت برا بندہ تھا اسی طرح نیک بندے کا نام سن کر ہی انہیں پتہ چل جاتا ہے کہ یہ نیک بندہ تھا تو اسی کے موافق وہ معاملہ کرتے ہیں پتہ چلا آسمان کے فرشتے پوری کائنات کے انسانوں کو

جانتے ہیں۔ اگر فرشتے سب کو جانتے پہچانتے ہیں تو کیا جس کریم آقا ﷺ کے یہ امتی ہیں وہ آقا انہیں نہیں جانتے نہیں پہچانتے؟ یقیناً یقیناً یقیناً وہ آقا اپنے ہر امتی کے ظاہری باطنی احوال کو جانتے پہچانتے ہیں۔

ٹھہرو مجھے نماز تو پڑھنے دو:

حدیث نمبر (۸۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جب مردہ قبر میں داخل ہوتا ہے تو اسے آفتاب غروب ہونے کے قریب (وقت) محسوس ہوتا ہے وہ اپنی آنکھوں کو ملتا ہوا اٹھتا ہے اور کہتا ہے ذرا ٹھہرو مجھے نماز تو پڑھ لینے دو۔

(سنن ابن ماجہ ابواب الزہد باب قبر کا بیان صفحہ ۳۱۶ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

دنیا میں بندہ نماز پڑھتا ہوگا تو قبر میں بھی نماز یاد آئے گی اگر دنیا میں نماز کی طرف دھیان دینے کی کبھی زحمت ہی نہ کی ہوگی تو قبر میں نماز کیسے یاد آئے گی لہذا ہمیں پانچوں نمازیں پابندی سے پڑھنی چاہیں۔

یہ تیرا دوزخ کا فدیہ ہے:

حدیث نمبر (۸۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

یہ امت امت مرحومہ ہے اس کا عذاب اس کے ہاتھ میں ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر ایک مسلمان کو ایک کافر دے کر کہا جائے گا یہ تیرا

دوزخ کا فدیہ ہے۔

(سنن ابن ماجہ ابواب الزہد باب امت محمدیہ کی صفت کا بیان صفحہ ۳۱۷ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

رب کی رحمت:

حدیث نمبر(۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے جب زمین وآسمان بنائے تو اپنے لیے یہ متعین فرمالیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔

(سنن ابن ماجہ ابواب الزہد باب رحمت خداوندی کی امید کا بیان صفحہ ۳۱۸ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

سونا ان دونوں کو دے دو

حدیث نمبر(۹۱) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

پہلے زمانے میں ایک شخص نے دوسرے سے زمین خریدی تو اس میں سے سونے کا ایک بھرا ہوا گھڑا نکلا اس نے فروخت کرنے والے سے کہا میں نے زمین خریدی تھی یہ گھڑا نہیں خریدا اس نے جواب دیا میں نے زمین اور جو کچھ زمین میں تھا سب کچھ فروخت کر دیا ہے (اب) یہ تمہارا ہی ہے۔ الغرض دونوں میں جھگڑا ہو گیا یہ دونوں اپنا فیصلہ ایک اور شخص کے پاس لے گئے۔ اس نے پوچھا تم دونوں کی اولاد ہے؟ ایک نے جواب دیا میرا

ایک لڑکا ہے۔ دوسرے نے جواب دیا میری ایک لڑکی ہے اس (منصف) نے کہا ایسا کرو کہ اس لڑکے کا لڑکی سے نکاح کردو اور یہ سونا ان دونوں کو دے دو تاکہ وہ اس میں سے خرچ کریں اور صدقہ بھی کریں۔

(سنن ابن ماجہ ابواب اللقطۃ باب کان ملنے کا بیان صفحہ ۱۸۰ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

عنقریب ایک وقت آئے گا:

حدیث نمبر (۹۳) حضرت مقدام بن معدیکرب کہتے ہیں:

نبی کریم ﷺ نے خیبر کے دن کچھ چیزیں حرام قرار دیں۔ ان میں گھریلو گدھے وغیرہ شامل ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی چارپائی پر بیٹھا ہوگا۔ اس کو میری کوئی حدیث سنائی جائے گی تو وہ کہے گا ہمارے پاس کتاب اللہ موجود ہے جو کچھ اس میں حلال قرار دیا گیا ہے ہم اس کو حلال اور جو کچھ حرام قرار دیا گیا ہے ہم اس کو حرام سمجھتے ہیں۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا حرام کردہ بھی اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کی طرح ہے۔

(المستدرک کتاب العلم جلد ۱ صفحہ ۲۱۹ مطبوعہ شبیر برادر لاہور)

مومن کے معمولات کی برکت:

حدیث نمبر (۹۴) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے نبی کریم ﷺ سے ایک دو مرتبہ نہیں (بلکہ کئی مرتبہ) سنا ہے کہ مومن بندہ نیک عمل کرتا (رہتا) ہو پھر وہ بیماری یا سفر کی وجہ سے وہ عمل

نہ کرسکے تو اس کے نامہ اعمال میں بدستور وہ ثواب لکھا جاتا رہے گا جو وہ صحت کی حالت میں کیا کرتا تھا۔

(المستدرک کتاب الجنائز جلد ۱ صفحہ ۶۸۸ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

اللہ بندے کو شہد کھلاتا ہے۔

حدیث نمبر (۹۵) حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو شہد کھلاتا ہے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے شہد کھلاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کی موت سے پہلے اس کو نیک اعمال کی توفیق دیتا ہے حتیٰ کہ اس کے پڑوسی اس سے خوش ہو جاتے ہیں یا (شاید فرمایا) اس کے ارد گرد والے خوش ہو جاتے ہیں۔

(المستدرک کتاب الجنائز جلد ۱ صفحہ ۶۸۶ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

حضرت آدم علیہ السلام کا وقت وصال:

حدیث نمبر (۹۶) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب حضرت آدم علیہ السلام کا آخری وقت آیا تو آپ نے فرمایا: اپنے بیٹوں سے کہ جاؤ اور میرے لیے جنت کے پھل لے کر آؤ۔ چنانچہ آپ کے بیٹے پھل لینے کے لیے چل پڑے راستے میں فرشتوں سے ملاقات ہوگئی فرشتوں نے پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اپنے

والد گرامی کے لیے جنت کا پھل لینے جا رہے ہیں فرشتوں نے کہا جتنے پھل انہوں نے کھانے تھے کھا لیے تم لوٹ جاؤ۔ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ فرشتوں کے ہمراہ واپس لوٹ آئے اور آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو گئے جب حضرت حوا رضی اللہ عنہا نے ان کو دیکھا تو ان سے ڈرتے ہوئے آدم علیہ السلام کے قریب آ گئیں اور ان سے چپک گئیں۔ آدم علیہ السلام نے ان سے فرمایا: پیچھے ہٹ جاؤ میرے اور میرے رب کے فرشتوں کے درمیان راستہ چھوڑ دو۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ پھر آدم علیہ السلام کی روح مبارک فرشتوں نے قبض کر لی پھر ان کو غسل دیا ان کو خوشبو لگائی اور ان کو کفن پہنایا پھر ان کی نماز جنازہ پڑھی پھر ان کے لیے قبر کھود کر آپ علیہ السلام کو اس میں دفن کر دیا پھر فرشتوں نے کہا اے بنی آدم! مردوں کے متعلق تمہارا یہ طریقہ ہے لہٰذا اسی طریقہ پہ تم عمل کرتے رہنا۔

(المستدرک کتاب الجنائز جلد ا صفحہ ۶۹۶ مطبوعہ شبیر برادر لاہور)

بخار تمہارے لیے طہارت کا سبب ہے

حدیث نمبر (۹۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں بخار حاضر ہوا اور (آنے کی) اجازت مانگی آپ نے فرمایا تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا میں بخار ہوں آپ نے فرمایا! کیا تم اہل قباء کے پاس جاؤ گے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تو جاؤ ان کے پاس۔ چنانچہ وہ لوگ شدید بخار میں مبتلا ہو گئے۔ انہوں نے عرض کی ہم لوگوں کو بہت بخار ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں اور تم لوگ (فوراً) شفایاب ہو جاؤ گے لیکن

اگر چاہو تو (کچھ دن رہنے دو کیونکہ) یہ تمہارے لیے (گناہوں سے) طہارت کا سبب ہے۔

(المستدرک کتاب الجنائز جلد ا صفحہ ۶۹۸ مطبوعہ شبیر برادر لاہور)

تیرا بیٹا جنت کے دروازے پر تیرا انتظار کرتا ہوگا

حدیث نمبر (۹۸) حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ایک شخص حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوتا تھا اس کا ایک بیٹا بھی ساتھ ہوتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس سے محبت کرتے ہو؟ اس شخص نے عرض کی اللہ آپ سے اس طرح محبت فرمائے جیسا میں اس سے محبت کرتا ہوں (پھر وہ کچھ عرصہ بارگاہ عالیہ میں حاضر نہیں ہوا) حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کمی محسوس فرماتے ہوئے فرمایا فلاں کا کیا بنا؟ صحابہ کرام علیھم الرضوان نے عرض کی (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اس کا بیٹا مر گیا ہے۔ (جب حاضری کا شرف اسے نصیب ہوا تو سرکار نے فرمایا) کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تم جنت کے جس دروازے سے بھی داخل ہو وہیں پر وہ تمہارا انتظار کرتا ہو۔ پھر ایک شخص نے عرض کی کیا یہ (فضیلت) صرف اسی کے لیے یا ہم سب کے لیے بھی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: بلکہ تم سب کے لیے ہے۔

(المستدرک کتاب الجنائز جلد ا صفحہ ۶۷۷ مطبوعہ شبیر برادر لاہور ☆ سنن نسائی کتاب الجنائز باب مصیبت پر ثواب کی نیت سے صبر کرنا جلد ا صفحہ ۲۶۴)

مومنین کے بچے

حدیث نمبر (۹۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مومنین کے بچے (جو بچپن میں ہی فوت ہو جائیں) جنت میں ایک پہاڑ پر رکھے جاتے ہیں جن کی دیکھ بھال حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سارہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں اور قیامت کے دن انہیں ان کے والدین کے سپرد کر دیا جائے گا۔

(المستدرک کتاب الجنائز جلد ا صفحہ ۷۹۷ مطبوعہ شبیر برادر لاہور)

اللہ تعالیٰ مومن بندے سے فرمائے گا

حدیث نمبر (۱۰۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (ایک) مومن کو بلا کر سامنے کھڑا کرے گا اور فرمائے گا اے بندے! میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ مجھ سے دعا مانگو اور میں نے وعدہ کیا تھا میں تیری دعا قبول فرماؤں گا۔ تو کیا تو نے مجھ سے دعا مانگی تھی؟ بندہ کہے گا جی ہاں میرے رب۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں تیری ہر دعا قبول نہیں کرتا رہا؟ کیا تو نے فلاں دن ایک مصیبت سے چھٹکارا پانے کی دعائیں نہیں مانگی تھیں اور میں نے تجھے اس مصیبت سے چھٹکارا دے دیا تھا۔ وہ کہے گا جی ہاں اے میرے رب۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے دنیا میں تیری دعا کو قبول کر لیا تھا۔ اور تو ایک دن ایک مصیبت میں مبتلا تھا اور اس سے نجات کی دعائیں مانگ رہا تھا لیکن تمہیں اس مصیبت سے نجات نہیں ملی وہ کہے گا جی ہاں اے میرے رب۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے اس دعا کے

بدلے تیرے لیے جنت میں فلاں فلاں ذخیرہ کر رکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ مومن اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعا مانگتا ہے وہ تمام اس دن اس کے سامنے بیان کرے گا۔ یا تو وہ دنیا میں پوری کر دی گئی ہیں یا اس کو آخرت کے لیے ذخیرہ کر لیا گیا ہے پھر آپ نے فرمایا اس مقام پر بندہ سوچے گا! کاش میری کوئی دعا بھی دنیا میں پوری نہ ہوئی ہوتی۔

(المستدرک کتاب الدعا والتکبیر والتھلیل والتسبیح والذکر جلد۲ صفحہ۲۲۷ مطبوعہ شبیر برادر لاہور)

ہم کس چیز کا حساب دیں؟

حدیث نمبر (۱۰۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

تم جانتے ہو کہ میری امت میں سب سے پہلے کون سا گروہ جنت میں جائے گا؟ عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا قیامت کے دن مہاجرین جنت کے دروازے پر آئیں گے اور دروازہ کھلوانا چاہیں گے۔ جنت کے دربان کہیں گے: کیا تمہارا حساب ہو چکا ہے؟ وہ کہیں گے ہم کس چیز کا حساب دیں؟ مرنے تک ہماری تلواریں جہاد کے لیے ہمارے کندھوں پر رہیں ہیں آپ نے فرمایا: پھر ان کے لیے دروازہ کھل جائے گا اور یہ لوگ (دوسرے) لوگوں سے چالیس (۴۰) سال پہلے جنت میں جا کر آرام فرما ہو جائیں گے۔

(المستدرک کتاب الجہاد جلد۲ صفحہ۵۲۱)

اگر اللہ تعالیٰ نوح علیہ السلام کی قوم پر رحم کرتا تو۔۔۔۔

حدیث نمبر (۱۰۲) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اگر اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر رحم فرماتا تو ایک بچے کی ماں پر رحم فرماتا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا حضرت نوحِ علیہ السلام اپنی قوم میں ۹۵۰ سال رہے اور ان کو اللہ کی طرف بلاتے رہے حتی کہ آخری وقت میں آپ نے ایک درخت اگایا، یہ بہت بڑا ہو گیا اور بہت بڑی بڑی شاخیں نکالیں۔ پھر آپ نے اسے کاٹا اور کشتی بنانا شروع کی۔ لوگ آپ پر ہنستے تھے اور کہتے تھے یہ خشکی پر کشتی بنا رہے ہیں زمین پر کیسے چلے گی؟ آپ فرماتے تمہیں عنقریب پتہ چل جائے گا جب آپ کشتی تیار فرما چکے تو تنور ابل پڑا اور گلیوں بازاروں میں پانی کا سیلاب آ گیا ایک بچے کی ماں کو شدید فکر لاحق ہوئی، یہ عورت اپنے بچے سے بڑی محبت کرتی تھی۔ یہ اس کو لے کر پہاڑ کی طرف چلی گئی اور پہاڑ کی ایک تہائی بلندی پر چڑھ گئی۔ جب پانی بھی وہاں تک پہنچ گیا تو وہ دو تہائی بلندی پر چلی گئی جب پانی وہاں بھی پہنچ گیا تو وہ پہاڑ کی چوٹی پر اس کو لے گئی جب پانی وہاں پر بھی اس کی گردن تک پہنچ گیا تو اس نے بچے کو اپنے ہاتھوں کے ساتھ اٹھا کر اونچا کر دیا حتی کہ پانی اس کو بہا کر لے گیا تو اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی پر بھی رحم کرتا تو اس بچے کی ماں پر رحم کرتا۔

(المستدرک کتاب سابقہ انبیاء و مرسلین کے واقعات جلد ۳ صفحہ ۶۵۵ مطبوعہ شبیر برادر لاہور)

سونے کی ٹڈیوں کی بارش

حدیث نمبر (۱۰۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو صحت عطا فرمائی تو ان پر سونے کی ٹڈیوں کی بارش برسائی تو وہ ان کو ایک کپڑے میں ڈال کر جمع کرنے لگے آپ سے کہا گیا اے ایوب علیہ السلام کیا آپ سیر نہیں ہو گئے؟ تو آپ بولے (اے اللہ) تیری رحمت سے کون سیر ہو سکتا ہے۔

(المستدرک سابقہ انبیاء ومرسلین کے واقعات جلد ۳ صفحہ ۲۲۳ مطبوعہ شبیر برادر لاہور)

حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت داؤد علیہ السلام کو ۴۰ سال عمر دے دی تھی

حدیث نمبر (۱۰۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کی پشت کو مسلا تو قیامت تک جس کو بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنا تھا وہ تمام باہر نکل آئے ان میں سے ہر انسان کی پیشانی پر نور کی ایک کرن تھی۔ پھر ان تمام کو حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے پیش کیا گیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب یہ کون لوگ ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تیری اولاد ہے انہوں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا اس کی پیشانی کا نور بہت اچھا لگا۔ انہوں

نے پوچھا اے میرے رب یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تیری اولاد میں سے آخری امتوں میں ہوگا اس کا نام داؤد علیہ السلام ہے۔ انہوں نے پوچھا یا اللہ! اس کی عمر کتنی ہوگی؟ اللہ تعالی نے فرمایا: ۶۰ سال۔ آدم علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ میری عمر سے ۴۰ سال اس کو دے دے اور اس کی عمر بڑھادے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ بات لکھ دی جائے گی اور اس میں کوئی ردو بدل نہیں ہوگا۔ جب آدم علیہ السلام کی عمر پوری ہوگئی (پہلے تھی ۱۰۰۰ سال ۴۰ نکال کے باقی رہ گئی ۹۶۰ سال) تو ان کے پاس ملک الموت آ گئے (روح قبض کرنے کے لیے) آپ نے فرمایا: کیا ابھی میری عمر کے ۴۰ سال باقی نہیں رہتے؟ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے کہا کیا آپ نے وہ ۴۰ سال اپنے بیٹے داؤد علیہ السلام کو نہیں دے دیئے تھے؟ (آدم علیہ السلام کو یاد نہیں تھا اس لیے) آپ نے انکار کر دیا تو انکی اولاد بھی انکار کرتی ہے وہ بھول گئے تھے تو ان کی اولاد بھی بھول جاتی ہے ان سے خطا ہوئی تو ان کی اولاد سے بھی خطا ہوئی ہے۔

(المستدرک سابقہ انبیاء ومرسلین علیہ السلام کے واقعات جلد ۳ صفحہ ۱۳۱ مطبوعہ شبیر برادر لاہور)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مجھے سلام کریں گے

حدیث نمبر (۱۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ضرور عادل فیصلہ کرنے والے اور

منصف حکمران بن کر اتریں گے اور وہ اس گلی میں سے حج کرنے یا عمرہ کرنے یا ان دونوں کی نیت سے گزریں گے اور میری قبر انور پر آئیں گے اور مجھے سلام کریں گے۔ میں ان کو سلام کا جواب دوں گا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں: اے میرے بھائی کے بیٹو! اتمہاری ان سے ملاقات ہو جائے تو ان کو میرا بھی سلام دے دینا۔

(المستدرک سابقہ انبیاء مرسلین کے واقعات جلد ۳ صفحہ ۴۹۷ مطبوعہ شبیر برادر لاہور)

سب سے پہلے مجھے خاتم النبین لکھ دیا گیا تھا

حدیث نمبر (۱۰۶) حضرت عرباض بن ساریہ بیان فرماتے ہیں:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

بے شک اللہ کے ہاں مجھے سب سے پہلے خاتم النبین لکھ دیا تھا جبکہ آدم علیہ السلام کا ابھی خمیر تیار کیا جا رہا تھا اور عنقریب میں تمہیں اس کی تاویل سے آگاہ کروں گا (میں) اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور وہ بشارت ہوں جو عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو دی تھی اور اپنی والدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا تھا کہ ان سے ایک ایسا نور نکلا ہے جس سے ان کے لیے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

(المستدرک سیرت رسول عربی ﷺ جلد ۳ صفحہ ۵۸۷ مطبوعہ شبیر برادر لاہور)

وہ مال کہاں ہے جو تم نے اور ام فضل نے دفن کیا ہے؟

حدیث نمبر (۱۰۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

جب اہل مکہ (غزوہ بدر کے بعد) اپنے قیدیوں کے فدیے دینے آئے تو حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے شوہر) ابوالعاص کا فدیہ بھیجا اور اس میں وہ ہار بھیجا جو ان کو رخصتی کے وقت ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان کو پہنایا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ہار دیکھا تو آپ پر بہت شدید رقت طاری ہو گئی آپ نے فرمایا: (اے صحابہ) اگر تم مناسب سمجھو تو زینب کے قیدی کو چھوڑ دو اور اس کا ہار واپس دے دو۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے سر تسلیم خم کرتے ہوئے حضرت زینب رضی اللہ عنہ کا ہار واپس بھیج دیا۔ اس موقع پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو مسلمان تھا۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے اسلام کو بہتر جانتا ہوں اگر بات اسی طرح ہوئی تو اللہ تعالیٰ تمہیں جزا دے گا۔ تم اپنا بھی فدیہ دو اور اپنے دونوں بھتیجوں نوفل بن حارث اور عقیل بن ابی طالب کا بھی فدیہ دو۔ اور اپنے حلیف عتبہ بن عمرو کے بھائی کا بھی فدیہ دو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مال کہاں ہے جو تم نے اور ام فضل نے دفن کیا ہے؟ اور تم نے ام فضل سے کہا تھا کہ اگر میں جنگ میں قتل ہو گیا تو یہ فضل کی اولاد کو اور عبداللہ کو اور قثم کو دے دینا۔ حضرت عباس نے (یہ خبر غیبی جو کہ مکہ میں واقع ہوئی تھی اور کسی کو معلوم بھی نہیں تھی سن کر کہا) اللہ کی قسم میں گواہی دیتا ہوں بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ یہ تو وہ بات ہے جس کو میرے اور ام فضل کے سوا اور تیسرا کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔ یا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف سے بیس اوقیہ جو کہ میرے پاس ہے کا حساب کر لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے ایسا ہی کر لو چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنا اور اپنے بھتیجوں اور اپنے حلیف کی طرف سے فدیہ ادا کیا۔

(المستدرک کتاب معرفۃ الصحابہ جلد۴ صفحہ ۶۱۴ مطبوعہ شبیر برادر لاہور)

خلفائے راشدین کی ترتیب

حدیث نمبر (۱۰۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد (نبوی) تعمیر فرمارہے تھے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک پتھر لے کر آئے اور اس کو لگا دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے ایک پتھر لے کر تو اسے بھی لگا دیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پتھر لے کر آئے اور اسے لگا دیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی لوگ (اسی ترتیب سے) میرے بعد امور سلطنت کے والی ہوں گے۔

(المستدرک کتاب الھجرۃ جلد۴ صفحہ ۶۱ مطبوعہ شبیر برادر لاہور)

قیامت کے دن قرآن پاک کی ملاقات بندے سے

حدیث نمبر (۱۰۹) حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں بیٹھا ہوا تھا آپ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: سورۃ بقرہ کا علم حاصل کرو کیونکہ اس کو پڑھنا برکت ہے اس کو چھوڑ

دینا حسرت ہے اور جادوگر اس کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ پھر آپ کچھ دیر خاموش رہے اور پھر ارشاد فرمایا: سورۃ بقرہ اور آل عمران کا علم حاصل کرو۔ یہ دونوں روشن چیزیں ہیں یہ دونوں قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں پر یوں سایہ کریں گے جیسے یہ دونوں بادل ہیں یا یہ دونوں سائبان ہیں یا یہ دونوں لائن میں چلنے والے پرندوں کی قطار ہیں اور قرآن پاک قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے سے ملاقات کرے گا جب اس کی قبر کھلے گی وہ ایک خوفزدہ شخص کی طرح ہوگا قرآن پاک اس سے کہے گا کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ وہ شخص جواب دے گا میں تمہیں نہیں پہچانتا قرآن پاک کہے گا میں تمہارا رفیق قرآن ہوں جسے تم پیاس کی حالت میں دوپہر کے وقت پڑھتے تھے اور رات کے وقت جاگ کر پڑھتے تھے۔ ہر تجارت کرنے والے کی تجارت پیچھے رہ گئی آج تم ہر تجارت سے دور ہو پھر بادشاہی کی زندگی اس کے دائیں ہاتھ اور ہمیشہ کی زندگی اس کے بائیں ہاتھ دی جائے گی اور اس شخص کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا اس کے والدین کو دو ایسے جوڑے پہنائے جائیں گے جن کی قیمت پوری دنیا بھی نہیں ہوسکتی۔ وہ دونوں (ماں باپ) یہ کہیں گے ہمیں یہ لباس کیوں پہنایا گیا؟ (کس عمل کی وجہ سے) ان سے کہا جائے گا کیونکہ تمہارے بچے نے قرآن پاک کا علم حاصل کیا تھا پھر اس شخص سے کہا جائے گا تم قرآن پاک پڑھنا شروع کرو اور جنت کے درجات اور بالا خانہ پہ چڑھنا شروع کرو جب تک وہ شخص قرآن پاک پڑھتا رہے گا لگاتار چڑھتا رہے گا خواہ تیزی سے پڑھے یا آہستہ رفتار سے پڑھے۔

(سنن دارمی کتاب فضائل قرآن باب سورۃ بقرہ اور آل عمران کی فضیلت جلد۲ صفحہ۴۸۳ مطبوعہ شبیر برادر لاہور)

ستر ہزار فرشتے دعاء مغفرت کرتے ہیں

حدیث نمبر (۱۱۰) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص صبح کے وقت یہ پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور پھر سورہ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لیے دعائے (مغفرت ورحمت) کرتے رہتے ہیں اور اگر کوئی شام کے وقت انہیں پڑھے تو صبح تک ایسا ہوتا رہے گا۔

(سنن دارمی کتاب فضائل قرآن باب سورۃ دخان، حم سے شروع ہونے والی اور سبح سے شروع ہونے والی سورتوں کی فضیلت جلد۲ صفحہ۴۹۲ مطبوعہ شبیر برادر لاہور)

شہید جنت میں جا کر دنیا کی آرزو کریں گے

حدیث نمبر (۱۱۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جو بھی شخص مر کر جنت میں چلا جائے گا ان میں سے کوئی یہ خواہش نہیں کرے گا کہ وہ تمہارے پاس واپس آ جائے اور دنیا کا سب کچھ اسے مل جائے۔ البتہ شہید آرزو کرے گا کہ اسے اسی طرح دوبارہ قتل کیا جائے۔ اس کی وجہ یہ ہوگی کہ (وہ شہادت کا) اجر وثواب (اتنا دیکھ لے گا) کہ اس کی

دوبارہ آرزو کرے گا۔

(سنن دارمی کتاب الجھاد باب شہید کا دنیا میں واپس جانے کی آرزو کرنا جلد ۲ صفحہ ۱۵۱ مطبوعہ شبیر برادرلاہور)

کہاں ہیں آپس میں محبت کرنے والے؟

حدیث نمبر (۱۱۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میرے جلال کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے لوگ کہاں ہیں؟ آج میں انہیں اپنا سایہ (رحمت کا سایہ) عطا کروں گا۔ ایسے دن جب میرے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہے۔

(سنن دارمی کتاب الرقاق باب اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت کرنے والے لوگ جلد ۲ صفحہ ۳۲۹ مطبوعہ شبیر برادرلاہور)

عمیر بن وہب کا اسلام قبول کرنا

حدیث نمبر (۱۱۳) عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

واقعہ بدر کی شکست اور ذلت کے تھوڑے دن بعد عمیر بن وہب، صفوان بن امیہ کے ساتھ حجر میں بیٹھا ہوا تھا یہ عمیر بن وہب قریش کے شیاطین میں سے تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں تھے تو یہ آپ کو اور آپ کے صحابہ کو بہت ستاتا اور تکالیف دیتا تھا۔ اس کا بیٹا بھی بدر کے قیدیوں میں

تھا (جو کہ مدینہ طیبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا) عمیر بن وہب نے بدر میں قریش کے بری طرح مارے جانے کا ذکر کیا۔ تو صفوان نے کہا کہ ان کے بعد اب زندگی کا مزہ باقی نہیں رہا۔ عمیر بولا تم بالکل ٹھیک کہتے ہو۔ بخدا اگر میرے اوپر قرضہ نہ ہوتا جس کے ادا کرنے کے لیے میرے پاس کچھ بھی نہیں اور اپنے بال بچوں کی فکر نہ ہوتی تو میں ابھی جا کے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیتا اور میرا بہانہ بھی ٹھیک ہے وہاں جانے کا کہ میرا بیٹا وہاں قید ہے صفوان نے عمیر کے جوش کو غنیمت جانا اور کہا کہ تم اپنے بچوں کی فکر نہ کرو جیسے میں اپنے بچوں کی پرورش کرتا ہوں ایسے ہی ان کی کروں گا اور تمہارا قرضہ بھی میرے ذمہ ہے میں ہی ادا کروں گا۔ یہ بات ان دونوں کے درمیان طے پا گئی۔ چنانچہ عمیر نے اپنی تلوار کو تیز کر کے زہر میں بجھایا اور تیاری مکمل کر کے مدینہ طیبہ چل دیا حتی کہ مسجد نبوی کے سامنے جب پہنچا تو دیکھا مسجد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ صحابہ کے ساتھ بدر کی فتح کے متعلق ہی باتیں کر رہے تھے جب ان کی نظر عمیر پر پڑی جس نے اپنا اونٹ مسجد کے دروازے پر بٹھایا اور تلوار لیے ہوئے تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ اللہ کا دشمن ہے ضرور کسی شرارت کے لیے آیا ہے اسی نے ہی بدر کے دن جنگ کرائی تھی اور ہماری تعداد معلوم کر کے اپنی قوم کو بتایا تھا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا کہ اللہ کا دشمن عمیر آیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے اندر لے آؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمیر کو بڑی سختی سے پکڑا اور باقی صحابہ کو کہا تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ جاؤ کہیں یہ حملہ نہ کر دے۔ حضرت عمر نے اسے پکڑ کر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا اس نے جاہلیت والا سلام صبح بخیر آپ کو کہا ر سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے سلام سے بہتر اللہ نے ہمیں سلام بتایا ہے ۔ اور وہ جنت والوں کا سلام ہے۔ آپ نے فرمایا: کدھر آئے ہو؟ اس نے کہا اس قیدی (بیٹا) کی خاطر آیا ہوں آپ اسے رہا کر دیں اور مجھ پر احسان کریں آپ نے فرمایا: یہ تلوار کا کیا مقصد ہے؟ اس نے کہا اللہ ان کا برا کرے ان سے ہمیں پہلے کیا ملا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم سچ سچ بتاؤ کس مقصد سے آئے ہو؟ اس نے کہا جی اسی غرض سے آیا ہوں۔ (پھر نبی غیب دان نے فرمایا) کیا تم اور صفوان کے درمیان حجر میں بیٹھ کر یہ بات نہیں ہوئی؟ تم نے کہا اگر مجھ پر قرضہ نہ ہوتا اور اپنے بچوں کا خوف دامن گیر نہ ہوتا تو میں جا کر محمد کو قتل کر دیتا العیاذ باللہ اور صفوان نے تمہارا قرضہ اتارنے اور بچوں کی پرورش کا ذمہ لیا ہے۔ اس شرط پر کہ تو مجھے قتل کر دے۔ مگر تم اس بات سے نا واقف ہو کہ اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے درمیان حائل ہے تم کسی طرح بھی اپنے منصوبے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ عمیر نے (یہ غیب کی خبر سن کر) کہا میں گواہی دیتا ہوں آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ آپ ہم سے جو خبریں آسمان کی بیان کرتے اور نازل شدہ وحی کو ہم سے بیان کرتے ہم اس کی تکذیب کرتے تھے مگر یہ بات ایسی ہے کہ میرے اور صفوان کے علاوہ کسی اور کو معلوم نہ تھی بخدا اب میں جان گیا ہوں کہ یہ بات اللہ نے آپ کو بتائی ہے۔ لہٰذا سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے اسلام کی ہدایت عطا فرمائی اور جو مجھے اس نوبت پر لے آیا۔ اس کے بعد اس نے باقاعدہ کلمہ

شہادت پڑھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بھائی کو دین کی تعلیم دو اسے قرآن سکھاؤ اور اس کے قیدی کو اس کی خاطر چھوڑ دو۔

(دلائل النبوۃ صفحہ ۲۴۱ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

دعا

اے ارحم الراحمین! ہم سب مسلمانوں کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر کامل یقین رکھنے کی توفیق عطا فرما اور اس کاوش کو اپنی مقدس ومطہر ومعنبر بارگاہ میں قبول فرما اس کے صدقے میں تمام امت مسلمہ کی بخشش فرما۔ خصوصاً حضرت قبلہ شیخ الحدیث مفتی محمد اشرف جلالی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضور قبلہ میاں غلام غوث چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ۔ اور جو بھی میرے ساتھ تعلق نسبی رکھنے والے اور محبین اور معاونین اور قارئین ہیں ان تمام کی کامل بخشش فرما۔ آمین ثم آمین

قاری گلزار حسین چشتی

جامع مسجد گول بازار کاموکنے

0303 4518722 0322 4193844

فہرست کتب

☆	کتاب کا نام	مصنف	
1	عرس کیا ہے؟	مفتی محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ	40
2	ذکر سیرانی	"	130
3	کالج اور لڑکی	"	80
4	رسائل طب	"	450
5	رسائل میلاد و نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم	"	450
6	مسائل شادی اسلام کی نظر میں	"	450
7	کعبے کا کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم	"	200
8	ابواب الصرف	"	160
9	نماز کے نقد فوائد	"	40
10	ناسخ و منسوخ	"	60
11	اچھی مائیں	"	140
12	کریمہ و نام حق	مترجم محمد عطاء الرسول اویسی	80
13	بدائع منظوم	"	80
14	گلستانِ سعدی	"	250
15	بوستانِ سعدی	"	300
16	شمع حق	مفتی جلال الدین امجدی	40
17	نداء الحق	"	140
18	انوار الحدیث	"	250
19	اسلامی تعلیم	"	140

20	انوارِ شریعت	"	120
21	تعلیم الاسلام	"	40
22	زلف و زنجیر	علامہ ارشد القادری	240
23	تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین عطار	280
24	جنتی زیور	علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی	280
25	عجائب القرآن مع غرائب القرآن	"	240
26	آؤ میلاد منائیں	غلام مرتضیٰ ساقی مجددی	280
27	خطباتِ میلاد شریف	"	170
28	اسلامی تربیتی نصاب	"	120
29	اسلامی عقیدہ	"	60
30	چالیس احادیث	"	40
31	خطباتِ رمضان	"	200
32	شبِ اسریٰ کے دولہا ﷺ	"	130
33	فضیلت کی راتیں	"	140
34	تذکرہ معراج النبی ﷺ	مولانا ظفر الدین بہاری	260
35	عرفان الحدیث	مفتی محمد اشرف جلالی	350
36	گوشۂ خواتین	"	280
37	رسائل رمضان المبارک	محمد نعیم اللہ خان قادری	250
38	انوارِ حافظ الحدیث	"	200
39	اللہ اور رسول کریم ﷺ کی نظر کرم سے محروم لوگ......	"	130
40	نیکیوں کا موسم بہار	"	150
41	حصولِ جنت کے دو آسان ذرائع	"	50

42	شرح سلام رضا	"	130
43	شرح قصیدہ نور	"	70
44	جواہر الحرمین	علامہ محمد سرور گوندلوی	300
45	میلاد کی بہاریں	"	300
46	امام الانبیاء ﷺ کی نماز	"	160
47	فاطمہ کا لال رضی اللہ عنہ	مفتی حبیب احمد ہاشمی	240
48	چہار گلزار	قاری گلزار حسین چشتی	200
49	علم مصطفیٰ ﷺ	"	140
50	جنتی باغ	حافظ محمد یونس نظامی	140
51	محبوبانِ خدا کے راز	مولانا عبید اللہ ملتانی	220
52	اسلامی تربیتی کورس	محمد تنویر وٹالوی	220
53	نورانیت مصطفیٰ ﷺ	پیر محمد منور شاہ	180
54	گنج بخش فیض عالم رحمۃ اللہ علیہ	شاہ قاری احمد قادری	170
55	سیرت رسول عربی ﷺ	علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ	300
56	رسائل شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ	سید محمد فاروق القادری	160
57	مرزا قادیانی کا طبی محاسبہ	صادق علی زاہد	140
58	اسلام کے بنیادی احکام	مولانا محمد نواز چیمہ	200
59	فرقہ واریت کیوں اور کیسے؟	"	100
60	اوصاف مصطفیٰ ﷺ	"	80
61	نکاح کے فوائد اور زنا کے نقصانات	"	80
62	ایمان اور محبت رسول ﷺ	"	80
63	دو عظیم گناہ...... شرک اور گستاخی	"	60

64	عقائد و معمولاتِ اہل سنت	مفتی محمد عبد المتین بہاری	50
65	سیرت خیر الوریٰ کے انوار	ڈاکٹر سراج بن عمر	220
66	غوث الوریٰ رحمۃ اللہ علیہ	نعمان قادر مصطفائی	300
67	مظہر جمال مصطفائی رحمۃ اللہ علیہ	نصیر الدین ہاشمی	300
68	اسرار قیامت	ارشد علی خاں جلالی	220
69	رکن دین	محمد رکن الدین نقشبندی	220
70	تذکرہ اکابر اہل سنت	عبد الحکیم شرف قادری	450
71	باپ کی نصیحت بیٹی کے نام	سید حبیب الحسن قادری	50
72	دوانی پتھر	قاری یسٰین شطاری	180
73	اخراج اسلام از ہند	مرتضیٰ احمد خاں میکش	300
74	دروس پیر مہر علی شاہ	محمد صفدر علی سعیدی	90
75	قانونِ شریعت	شمس الدین احمد	300
76	فلسفہ عبادت اور وظائف اولیاء	سید محمد الیاس کاظمی	250
77	ذکر الٰہی	"	120
78	اسلامی حکایات	"	280
79	اللہ رسول کافی ہیں	ندیم بن صدیق	160
80	حکایات و برکاتِ مرغ	علامہ ریاست علی مجددی	180
81	معراج کی حکمتیں	"	
82	حقیقاتِ معراج	"	50
83	معراج خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ غوث الوریٰ......	"	40
84	میلاد خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ غوث الوریٰ......	"	50

اولیاء کاملین کی عظمت و بزرگی پر مستند و جامع تحریر

جمال الصالحین

مؤلف

قاری گلزار حسین چشتی

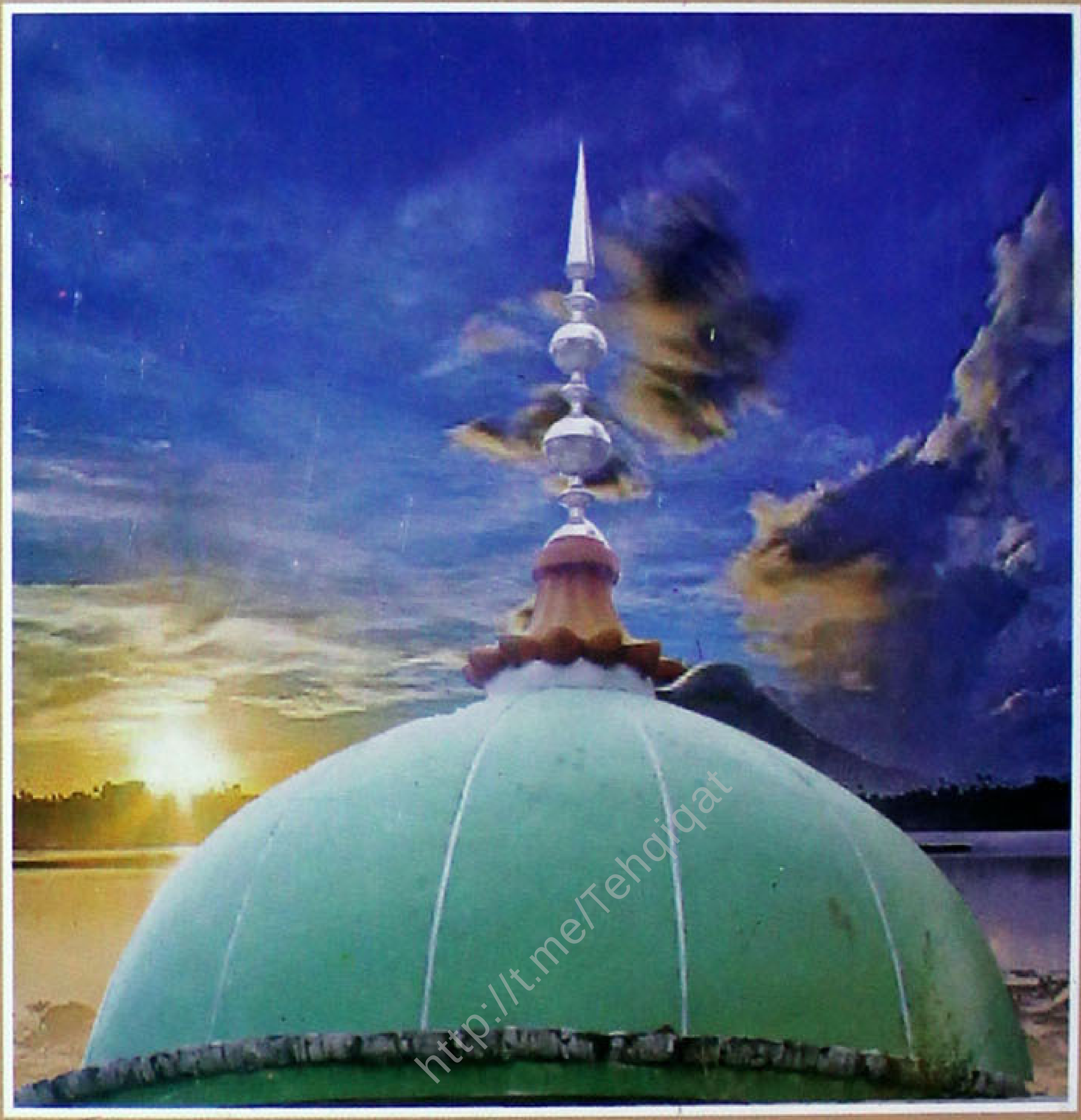
سعی جمیلہ

صاحبزادہ میاں نثار احمد چشتی

پیغامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تالیف

قاری گلزار حسین چشتی



دربار عالیہ

پیر طریقت حضرت میاں غلام غوث چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت کیلیانوالہ شریف

ملنے کا پتہ
مکتبہ قادریہ
میلاد چوک۔ گوجرانوالہ
055-4237699